عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

شمارہ: ۱۳	۹ تا ۱۵؍جمادی الاول ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷؍اپریل ۲۰۱۲ء	جلد: ۳۱

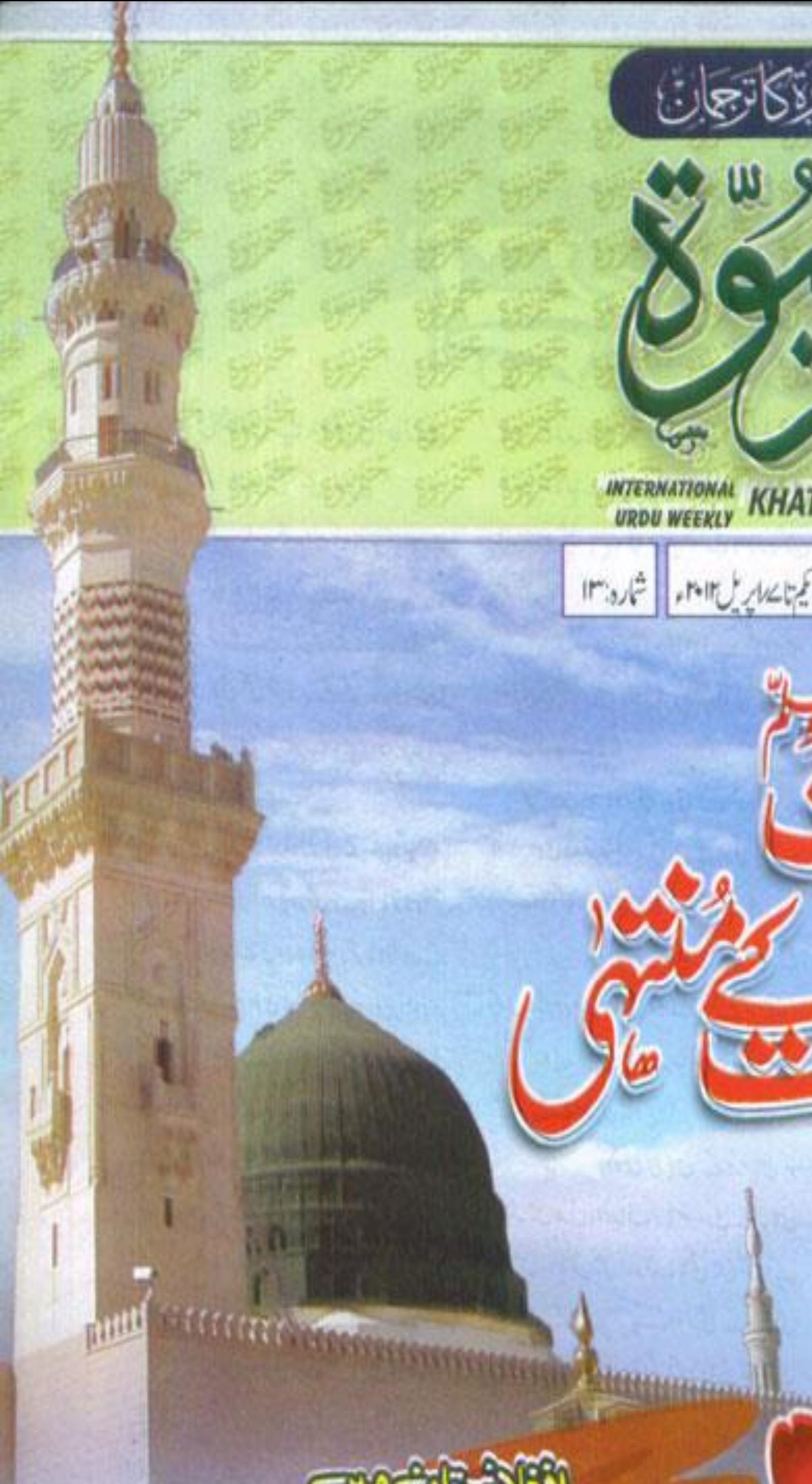

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمالاتِ نبوت کے منتہیٰ

نو مسلم خواتین اور اعدائے اسلام کا واویلا!

افغانستان میں امریکی فوج کے ہاتھوں بچوں کا لرزہ خیز قتل

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

دوسری شادی کیلئے بیوی کی اجازت

عمران شیخ عیسیٰ، کراچی

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

س:...... اب تک ان کی جو جائیداد ہے یا مستقبل میں جو ہوگی، اس کی وراثت کی تقسیم کا طریقہ کار شرع کے مطابق تحریر فرمادیں۔ نیز اگر پہلی بیوی کوئی بھی شرط رکھے کہ دوسری شادی کرنی ہے تو فلاں گھر میرے نام کردو، شرعاً اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... جائیداد زندگی میں ہی اگر بیٹا یا بیٹی کے نام کردی اور قبضہ بھی دے دیا تو وہ اس کی ملکیت ہوجائے گی ورنہ پھر وہ شرعاً وفات کے بعد ورثہ میں تقسیم ہوگی اور ہر بیٹے کو دوہرا اور ہر بیٹی کو اکہرا حصہ ملے گا، باقی زندگی میں آدمی اپنی جائیداد اور مال کا مالک ہوتا ہے، اس کی مرضی ہے کسی کو کچھ دے یا نہ دے۔ دوسری شادی کی اجازت دینے کے لئے پہلی بیوی کا مکان اپنے نام کروانے کا مطالبہ غلط ہے۔ ہاں اگر شوہر خوشی سے دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

س:...... دوسری بیوی اگر اپنے ساتھ کئی بچے لاتی ہے تو اس کی کفالت کا ذمہ دار کون ہوگا؟ اور جائیداد کی تقسیم میں ان بچوں کا کیا حصہ ہوگا۔

ج:...... دوسری بیوی کے نان نفقہ کی ذمہ داری تو شوہر پر ہوگی اور اس کی نابالغ اولاد کے نان نفقہ کی ذمہ داری ان کے باپ پر اگر وہ زندہ ہو یا پھر بچوں کے مال میں سے نان نفقہ لیا جائے، اگر ان کے پاس کوئی مال نہ ہو تو ان کی ماں کے ذمہ ہوگا۔ سوتیلا باپ اگر اپنی خوشی سے خرچ کرنا چاہے تو یہ اس کی مرضی ہے اور یہ بچے اپنے سوتیلے باپ کی جائیداد کے وارث نہیں ہوں گے۔

س:...... اگر دوسری بیوی سے بھی اولاد ہوتی ہے تو اس صورت میں جائیداد کی تقسیم کس طرح کی جائے؟

ج:...... دوسری بیوی سے شوہر کی جو اولاد ہوگی وہ شرعاً برابر کی وارث ہوگی، یعنی ہر لڑکے کو دوگنا اور ہر لڑکی کو اکہرا حصہ ملے گا۔

س:...... دونوں بیویوں اور ان کے بچوں کے درمیان عدل وانصاف کے ہر پہلو کو واضح کردیں، یہاں تک کہ مباشرت کے اصول بھی شرع کے مطابق بتادیں؟

ج:...... دونوں بیویوں کے درمیان ہر معاملہ میں عدل وانصاف کرنا ضروری ہے۔ نان نفقہ میں، رہائش میں اور شب باشی میں یعنی ایک بیوی کے لئے جو چیز خریدے دوسری کے لئے بھی وہی خریدے، اسی طرح اگر ایک رات پہلی کے پاس گزارے تو دوسری رات دوسری کے پاس یعنی ہر ایک چیز میں برابری کرے۔ اسی طرح دونوں بیویوں سے جو اولاد ہوگی وہ وراثت میں برابر بقدر حصہ شریک ہوگی۔

س:...... اگر دوسری بیوی کا مسلک کچھ اور ہو یعنی وہ فقہ حنفی سے تعلق نہ رکھتی ہو کسی اور مسلک سے تعلق ہو لیکن مسلمان ہو تو اس صورت میں شریعت کے کیا احکام ہیں؟

ج:...... اگر اہل سنت والجماعت، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ سے تعلق ہو تو کوئی فرق نہیں، ان سے نکاح کرنا صحیح ہے۔

س:...... رضوان کے خاندان والے اس دوسری شادی سے خوش نہیں بلکہ باتیں بناتے ہیں، ان کی والدہ، بھائی، بہن کہتے ہیں کہ تمہارے بچے جوان ہیں، لڑکی کی عمر شادی کی ہے تم اپنی شادی کرنے چلے ہو، شرم کرو، اتنے عرصے وہ تمہارے ساتھ رہی اور سات بچوں کی ماں ہے، شروع میں تمہیں خیال نہ آیا اور اب اس میں خامیاں اور ذہنی عدم مطابقت کا بہانہ کرکے دوسری شادی کرنا چاہتے ہو، دوسری شادی سے اس کے خون کے رشتے ناراض ہورہے ہیں، اس صورت میں والدہ کی نافرمانی تو نہیں ہوگی؟ اس سلسلے میں قرآن وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمادیں۔

ج:...... دوسری شادی کی اگر شرعاً ضرورت ہے یعنی ایک بیوی سے خواہش پوری نہیں ہوتی تو دوسری شادی کرنے کی اجازت ہے۔ ایسی صورت میں یہ شخص والدہ کی نافرمانی کے زمرے میں نہیں آئے گا، البتہ ایسا کرنا بہتر ہے یا نہیں؟ یہ آپ خود فیصلہ کرسکتے ہیں۔ فقط واللہ اعلم۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری ۔ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی ۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱ ۔ ۸تا۱۵؍جمادی الاول ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷؍اپریل ۲۰۱۲ء ۔ شمارہ:۱۳

اس شمارے میں

مسلم خواتین اور اعدائے اسلام کا واویلا!	۵	محمد اعجاز مصطفی
آنحضرت ﷺ... کمالات نبوت کے منتہیٰ	۷	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
امریکی فوجی کے ہاتھوں بچوں کا لرزہ خیز قتل	۱۰	پروفیسر قسیم اختر
خلفائے راشدینؓ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک (۲)	۱۲	مولانا محمد حنیف اللہ پھلواروی
پسند کی شادی جرم ہے یا قبول اسلام؟	۱۵	ارشاد احمد عارف
آپ ﷺ کے دعویٔ نبوت کی سچائی (۵)	۱۷	مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھیؒ
مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس	۱۹	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
امراض مرزا قادیانی (۶)	۲۱	مولانا نور محمد تونسوی
کاش! ہم معتاب ہوتے!	۲۳	لطیف پریشان
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ طابع: سید شاہد حسین ۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

دُنیا سے بے رغبتی کا بیان

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُنیا سے بے رغبتی حلال کو حرام کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ دُنیا سے اصل بے رغبتی یہ ہے کہ تمہیں ایسی چیز پر جو تمہارے قبضے میں ہے، زیادہ اعتماد نہ ہو بہ نسبت اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے، اور یہ کہ جب تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو (اس پر ملنے والے ثواب کے پیشِ نظر) تمہیں اس کے (زائل ہونے کی بہ نسبت) اس کے باقی رہنے کی زیادہ رغبت ہو۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۵۷)

زہد فی الدنیا سے مراد ہے دُنیا سے بے رغبتی ہونا، اور اس کے ساز و سامان، اس کی لذات و شہوات اور اس کے مال و جاہ سے دلچسپی نہ ہونا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ صرف دُنیا کی لذات اور مال و دولت سے کنارہ کشی مطلوب نہیں، بلکہ اصل مطلوب دو چیزیں ہیں، ایک یہ کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی ذاتِ عالی پر کامل وثوق و اعتماد اور بھروسہ ہو، جو چیز اپنے ہاتھ اور قبضے میں ہو آدمی اس پر پوری طرح مطمئن ہوتا ہے اور اس کے بارے میں کبھی فکرمند نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک مؤمن کو حق تعالیٰ کی رزاقیت پر اعتماد و توکل کرکے رزق کے معاملے میں پوری طرح مطمئن اور بے فکر ہونا چاہئے، جب تک یقین و توکل اور اعتماد علی اللہ کا مقام راسخ نہیں ہوتا، زہد کی حقیقت حاصل نہیں ہوگی۔ دُوسری چیز جو مطلوب ہے وہ دُنیا سے بڑھ کر آخرت کا یقین ہے، دُنیا میں آدمی کو جو مصائب و حوادث پیش آتے ہیں، آخرت میں ان پر اجر و ثواب کا وعدہ ہے، اب اگر وہ مصیبت ٹل جائے تو دُنیا کی راحت نصیب ہوئی، اور اگر باقی رہے تو آخرت کا ثواب اور وہاں کی راحت و اطمینان یقینی ہے۔ پس زُہد یہ ہے کہ آدمی کو آخرت کا یقین اور وہاں کے اجر و ثواب کے حصول کا جذبہ ایسا غالب ہو کہ وہ عقلی طور پر مصیبت کے باقی رہنے کو (جو آخرت کی راحت کا موجب ہے) مصیبت کے ٹلنے پر (جو دُنیا کی راحت کا ذریعہ ہے) ترجیح دے، آلام و مصائب سے دل برداشتہ نہ ہو بلکہ اس کو بھی حق تعالیٰ کا عطیہ اور اپنے لئے ترقیٔ درجات کا ذریعہ سمجھے۔

یہاں دو باتیں اور بھی ذہن میں رکھنی چاہئیں:

ایک یہ کہ مصائب و تکالیف پر طبعی تکلیف اور صدمے کا ہونا عبدیت کے منافی نہیں، بلکہ عین عبدیت ہے، اس لئے کہ انسان گوشت پوست ہی کا بنا ہوا تو ہے، لوہے اور پتھر کا بنا ہوا نہیں کہ حوادث سے متأثر ہی نہ ہو، اس لئے حوادث و آفات اور آلام و مصائب سے طبعی تأثر انسانی سرشت ہے، اور پھر حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے ان کا نزول ہوتا ہی اس لئے ہے کہ انسان ان سے متأثر ہو، اس کے عجز و ضعف اور بے چارگی و بندگی کا ظہور ہو، اگر انسان کو طبعی کلفت ہی نہ ہو تو نزولِ حوادث کا مقصد ہی فوت ہوجائے۔ بہرحال طبعی رنج و صدمے کا ہونا نہ ممنوع ہے، نہ خلافِ عبدیت ہے، البتہ مؤمن کا قلب عین مصیبت کے وقت بھی عقلی طور پر پُرسکون ہوتا ہے اور یہ حقیقت اس کے قلب کی گہرائیوں میں راسخ ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اس کے ساتھ جو معاملہ ہو رہا ہے وہ اس کے حق میں سراسر حکمت و مصلحت ہے، اس لئے وہ مصائب سے پریشان خاطر نہیں ہوتا، بلکہ یہ حوادث و مصائب اس کی معرفت و تعلق مع اللہ میں ترقی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

دُوسری بات یہ کہ آفات و مصائب کے ازالے کے لئے جائز تدابیر و اسباب کا اختیار کرنا ممنوع نہیں، بلکہ مأمور بہ ہے، مگر نظر اسباب پر نہیں ہونی چاہئے، بلکہ خالقِ اسباب جل مجدہٗ پر ہونی چاہئے، اسباب کو محض حکمِ خداوندی سمجھ کر اختیار کرے، اور پھر معاملہ یکسر اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے۔

"حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ابنِ آدم کا درج ذیل چیزوں کے سوا کوئی حق نہیں، ایک مکان جس میں وہ رہ سکے، دُوسرے اتنا کپڑا جو اس کی ستر پوشی کا کام دے سکے، تیسرے روکھی سوکھی روٹی اور پانی۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۵۷)

مطلب یہ کہ انسان کی بنیادی ضرورت بس یہ تین چیزیں ہیں، جو اس کے وجود و بقا کے لئے ناگزیر ہیں، یہ تین چیزیں تو گویا اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لئے واجب اور ضروری ہیں، جن کی قیامت کے دن باز پُرس نہیں ہوگی، جبکہ یہ چیزیں حلال ذریعے سے حاصل کی ہوں، ان کے علاوہ باقی سب حدِ ضرورت سے زائد چیزیں ہیں، اگر حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے عنایت ہوجائیں تو شکر بجالائے، اور میسر نہ ہوں تو چونکہ کوئی اِستحقاق تو ہے نہیں، اس لئے اس کو حرفِ شکایت زبان پر لانے کا کوئی حق نہیں۔ نیز اس ارشادِ پاک میں اس پر بھی تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ حدِ ضرورت سے زائد جتنی چیزیں ہیں وہ لائقِ محاسبہ ہیں، قیامت کے دن حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے ان پر باز پُرس ہوسکتی ہے، حق تعالیٰ شانہٗ محض اپنے فضل و احسان سے معاف فرمادیں تو ان کی شان کریمی ہے، ورنہ ایسا کون ہے جو ان نعمتوں کا شکر ادا کرسکے؟ اور قیامت کے محاسبے سے عہدہ برآ ہوسکے؟ اس لئے ان تین بنیادی ضرورتوں سے زائد چیزیں زیادہ سے زیادہ جمع کرنا کمال نہیں (جیسا کہ ہم اپنی کم فہمی کی وجہ سے سمجھتے ہیں) بلکہ اس کی ہوس دُنیا و آخرت میں موجبِ وبال ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں نورِ بصیرت عطا فرمائے اور دُنیا کی حقیقت ہم پر منکشف فرمائے۔

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

نومسلم خواتین اور اعدائے اسلام کا واویلا!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

صحیح بخاری، ج:۲، ص:۶۵۴ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں حضرت ابوسفیانؓ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، انہوں نے خود مجھے یہ واقعہ سنایا کہ جب ہم ملک شام میں تھے تو حضرت دحیہ کلبیؓ ہرقل بادشاہ کے نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا والا نامہ لے کر پہنچے۔ ہرقل بادشاہ نے درباریوں سے پوچھا کہ جس نبی نے مجھے یہ خط بھیجا ہے، ان کی قوم کا کوئی فرد ہماری سلطنت میں موجود ہے؟ وزیروں نے ہاں میں جواب دیا تو اس نے کہا کہ اس کو بلایا جائے، ہمارا پورا قافلہ اس کے دربار میں پہنچا، اس نے کہا کہ اس نبی کا نسبی قریبی کون ہے؟ ابوسفیانؓ نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ قریبی ہوں، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور اسلام کے بارے میں کئی سوالات کئے، میں نے اس کے ہر سوال کا جواب دیا، ان سوالات میں سے ایک سوال اس نے یہ کیا:

"هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له، قال: قلت: لا"

ترجمہ: "کیا کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد سختیاں برداشت نہ کرنے کی بنا پر اس کے دین سے نکلا ہے؟ میں نے کہا: نہیں!"

تو اس نے خود تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے تجھ سے یہ سوال کیا تھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد، سختیوں اور تکلیفوں کی وجہ سے اس کے دین سے کوئی مرتد ہوا ہے؟ تو نے اس کے جواب میں کہا کہ نہیں! تو اس ہرقل بادشاہ نے کہا: "وکذالک الایمان اذا خالط بشاشة القلوب" ... ایمان کی یہی کیفیت ہے کہ وہ جب دل میں راسخ اور پیوست ہوجاتا ہے تو پھر سختیوں اور تکلیفوں کی بنا پر وہ متزلزل اور ڈگمگاتا نہیں۔

ہرقل بادشاہ نے سچ کہا: اس لئے کہ ایمان کی اولین مخاطب صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی جماعت نے ہر قسم کی ایذائیں اور تکلیفیں تو برداشت کیں لیکن اپنے ایمان پر حرف نہ آنے دیا۔ حضرت سمیہؓ نے منکرین کے ہاتھوں دو ٹکڑے ہونا تو قبول کرلیا لیکن ایمان نہیں چھوڑا۔ حضرت زنیرہؓ نے کافروں کی سختیوں کی وجہ سے آنکھوں کی بینائی تو قربان کردی، لیکن ایمان سے نہ ڈگمگائیں۔ حضرت اسماءؓ نے دودھ پیتے بچے کو کافروں کی طلب پر ان کو دے دیا، لیکن ایمان کی شرط مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کو نہ چھوڑا۔

آج حضرت سمیہؓ، حضرت زنیرہؓ اور حضرت اسماءؓ کے ایمانوں کی یاد تازہ کرنے والی ڈاکٹر حفصہ اور فریال سلمہا ہیں جو ہندو خاندان اور ہندو نواز سیاست دانوں و حکمرانوں کے مکروہ طرز عمل اور ہندو نواز میڈیا کے منافقانہ کردار سے دل خراش اور چبھتے سوالات کی بوچھاڑ سے نہ گھبرا کر اپنے ایمان کی لازوال داستانیں رقم کررہی ہیں۔

رنکل کماری سے اب فریال بن چکی ہیں ۱۶؍جنوری ۱۹۹۲ء کو ایک ہندو گھرانے میں گھوٹکی کے علاقہ ماتھیلو میں پیدا ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی، ۲۰۰۹ء میں مہران پبلک ہائی اسکول ماتھیلو سے میٹرک کیا۔ اس نے ۲۴؍فروری ۲۰۱۲ء کو خانقاہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف میں میاں عبدالحق کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اسلامی نام فریال رکھا۔ اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی پسند اور مرضی سے مسلمان نوجوان نوید شاہ سے شادی کی۔ اس کے بعد اس کے ارب پتی ماموں راجیش کمال نے اپنے اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے اسے جھوٹے مقدمہ میں پھنسادیا اور اس مقدمہ میں کہا گیا کہ نوید شاہ نے اس کو اغوا کرکے اس سے زبردستی شادی رچائی ہے۔ اس لئے ہماری بیٹی ہمارے حوالہ کی جائے۔ ادھر فریال نے پریس کانفرنس میں کہا کہ: اس نے پورے ہوش وحواس کے ساتھ اپنی مرضی سے اسلام قبول کرکے نوید شاہ سے شادی کی ہے۔ اس کے بیان پر کوئی توجہ نہیں دی گئی، بلکہ اس جھوٹے مقدمہ کی سماعت کے بعد اسے بزور

قوت، دارالامان بھیج دیا گیا۔ اس سے پہلے اس کا میڈیا ٹرائل کیا گیا، ہیومن رائٹس کی تنظیموں، قوم پرست راہنماؤں اور ہندو برادری کی طرف سے اسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا، سیکولر صحافیوں نے بھی اپنے دل کی بھڑاس نکالی اور یہاں تک کہا گیا کہ بزور قوت وطاقت رنکل کماری کو اسلام قبول کرایا گیا۔

اس پر دینی جماعتوں کے راہنماؤں، سیاسی زعماء اور علماء کرام نے مسجد ومحراب اور چوک وچوراہے پر احتجاج کیا، لیکن شنوائی نہ دارد۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر، نائب صدر اور ناظم اعلیٰ اور دوسرے علماء کرام نے حکومتی وعدالتی اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ:

’’اسلام آباد، کراچی، لاہور (نامہ نگار/اسٹاف رپورٹر/نیوز رپورٹر) علماء کرام نے نومسلم خواتین کو مرتد بنانے کے لئے حکومتی و عدالتی اقدامات کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے مزاحمت کا اعلان کردیا۔ وفاق المدارس کے قائدین نے کہا ہے کہ خواتین کے حقوق کے نام نہاد علمبردار دہرے معیار کو ترک کردیں، نومسلم لڑکیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ نہ توڑے جائیں، اپنی مرضی سے اسلام قبول کرنے والی بچیوں کے اظہار رائے اور اختیار مذہب کے راستے میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی گئی تو بھرپور مزاحمت کریں گے۔ شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق سمیت وفاق المدارس کے دیگر رہنماؤں نے ایک مشترکہ بیان میں نومسلم لڑکیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اسے انسانی حقوق کے منافی اور حقوق نسواں کی خلاف ورزی قرار دیا۔ وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ دین اسلام کو اپنی رضا مندی سے قبول کرنا اور کھل کر اظہار رائے کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے، اگر نومسلم بچیوں کو ان کے اس حق سے محروم رکھنے کی جسارت کی گئی تو اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور نومسلم بچیوں کو ہر ممکن تحفظ اور تعاون فراہم کیا جائے گا۔ وفاق المدارس کے قائدین نے سیکولر عناصر اور خواتین کے حقوق کے نام نہاد علمبرداروں کے دہرے معیار کو کڑی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ان سے دہرے معیار کو ترک کرنے کا مطالبہ کیا۔ جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، محمد اسلم غوری، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا محمد غیاث، مولانا حماد اللہ شاہ، مولانا حلیم الرحمن قریشی، قاضی فخرالحسن، مفتی فیض الحق، سیکریٹری اطلاعات قاضی امین الحق آزاد نے اپنے مشترکہ بیان میں فریال اور ڈاکٹر حفصہ کے قبول اسلام اور اپنی مرضی سے شادی کرنے کے بعد ہندو برادری کی جانب سے ان پر دباؤ اور عدالت کا انہیں دارالامان بھیجنے کے فیصلے پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا، جس کا اظہار انہوں نے میڈیا اور عدالت کے سامنے کردیا لیکن اس کے باوجود انہیں ہراساں کرکے دوبارہ ہندو بنانے کی سازش کی جارہی ہے اور اس معاملے کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ عدالت انہیں تحفظ فراہم نہیں کررہی۔ انہوں نے کہا کہ لاہور ہائیکورٹ کے ایک جج منظور ملک نے معصوم آمنہ کو غیر مسلموں کے حوالے کرکے سیاہ کارنامہ سرانجام دیا تھا اب ایک بار پھر عدالت نے دختران اسلام کو تحفظ دینے کی بجائے ہندو برادری کے ہراساں کرنے کے عمل کو جاری رکھتے ہوئے انہیں اپنے شوہروں کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں دی۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں نے کہا کہ اگر اس طرح کی کارروائی مسلمانوں کی طرف سے ہوتی تو اس پر این جی اوز آسمان سر پر اٹھالیتیں لیکن اس معاملے میں این جی اوز اور سول سوسائٹی مہر بلب ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ ان نومسلم خواتین فریال اور ڈاکٹر حفصہ کو دارالامان سے نکال کر اپنے شوہروں کے ساتھ جانے کی اجازت دی جائے اور ہندو برادری کی طرف سے دی جانے والی دھمکیوں کا نوٹس لیتے ہوئے انہیں مکمل تحفظ فراہم کیا جائے......‘‘ (روزنامہ اسلام کراچی ۱۶؍مارچ ۲۰۱۲ء)

ہم سیاسی جماعتوں سے بھی دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کا ساتھ دیں، ہندو بنئے کی خوشامد اور چاپلوسی نہ کریں۔ ہم حکومت، ارباب اقتدار اور انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فریال کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کے پیش نظر فی الفور اسے اپنے شوہر کے حوالہ کیا جائے اور اس کا جھوٹا مقدمہ ختم کیا جائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم... کمالاتِ نبوت کے منتہیٰ

افادات: حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب قاسمیؒ
ترتیب: قاری محمد ادریس ہوشیارپوری

دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ نے جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں کئی برس پہلے تقریب ختم بخاری شریف میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا.... اسلام چند بندھی رسوم کا مجموعہ نہیں، بلکہ حقائق سے لبریز دین ہے، جو اس دین پر واقفیت حاصل کرے گا، علوم و کمالات سے بھر جائے گا۔ دنیا اور آخرت کے سارے راز اس پر کھلیں گے، بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جامع العلوم ہیں۔

کمالاتِ نبوت کے منتہیٰ:

اور اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا گیا، ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں کہ نبوت دنیا سے اٹھ گئی ہے، ختم نبوت کے معنی تکمیل نبوت کے ہیں کہ نبوت کے جتنے مراتب اور کمالات ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر لاکر جمع کردیئے گئے، اب نبوت کا کوئی درجہ باقی نہیں ہے کہ بعد میں کسی کو نبی بناکر لایا جائے اور اس کو ظاہر کیا جائے، سارے کمالات نبوت، علمی ہوں، اخلاقی ہوں، عملی ہوں وہ سب آپ کی ذات بابرکات پر ختم کردیئے گئے، ان کی انتہا ہوگئی تو آپؐ سارے کمالات نبوت کے منتہیٰ ہیں۔ اخلاق کو دیکھو تو آپؐ صابر ہی نہیں بلکہ سید الصابرین ہیں، آپؐ شاکر ہی نہیں بلکہ سید الشاکرین ہیں، آپؐ فقط حیاء والے ہی نہیں بلکہ حیاء والوں کے سردار ہیں اور حیاء کے سارے مراتب آپؐ میں جمع ہیں۔ غیرت وحمیت اور شجاعت وسخاوت اور جتنے بھی اعلیٰ ترین اخلاق ہیں آپ ان سب کا منتہیٰ ہیں کہ تمام اخلاقی درجات آپ پر لاکر ختم کردیئے گئے۔ اسی لئے فرمایا گیا: وانک لعلیٰ خلق عظیم۔ آپؐ خلق عظیم کے اوپر ہیں۔

مراتب اخلاق:

اس لئے کہ اخلاق میں اگر غور کیا جائے تو تین مرتبے نکلتے ہیں: ایک خلقِ حسن، ایک خلقِ کریم اور ایک خلقِ عظیم، خلق حسن کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امر کیا گیا حق تعالیٰ نے فرمایا:

"خلیلی حسن خلقک ولو مع الکفار"

ترجمہ: "اے میرے خلیل! حسن اخلاق سے پیش آؤ، چاہے کفار ہی تمہارے سامنے کیوں نہ ہوں۔"

دوسرا درجہ خلق کریم کا ہے، آدمی کا کریم الاخلاق ہونا یہ دوسرا مقام ہے، اور تیسرا مقام خلق عظیم کا ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بعثت لاتمم مکارم الاخلاق"... میں مبعوث کیا گیا ہوں اس لئے کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کروں....

تعریف اخلاق:

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کریمانہ اخلاق، اخلاق حسنہ اور اخلاق عظیم بھی مکمل ہوگئے۔ ان تینوں اخلاق میں کیا فرق ہے؟ خلق حسن کے معنی عدل و مساوات کے ہیں کہ جو ادھر سے ہو، اس کے برابر ادھر سے ہو، اگر آپ کے ساتھ کوئی ایک پیسے کا سلوک کرے تو آپ کا فرض ہے کہ ایک پیسے کے برابر آپ بھی سلوک کریں، کہا جائے گا کہ انہوں نے خلق حسن برتا، اخلاق حسنہ کا آدمی ہے کہ بدلہ برابر کردیا۔

اس کے برخلاف اگر کسی نے آپ کو تھپڑ مار دیا تو آپ کو حق ہے کہ آپ بھی تھپڑ ماریں، اگر تھپڑ سے زیادہ مکا ماریں گے تو کہیں گے بدخلق آدمی ہے، اسے برابری کا حق تھا کہ دوسرے نے اس کو تھپڑ مارا، اسے بھی تھپڑ مارنے کا حق تھا، تھپڑ کے بجائے مکا مار دینا۔ بداخلاقی و زیادتی شمار ہوگی، اس

ESTD 1980
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

نے اتنی زیادتی نہیں کی تھی جتنی آپ نے کی تو آپ مستحق سزا ہوں گے تو خلق حسن کے معنی عدل و مساوات کے ہیں کہ نیکی اور برائی کے اندر برابر آپ بدلہ لیں، یہ خلق حسن ہے۔

خلق کریم اس سے اگلا مرتبہ ہے، وہ یہ کہ آپ کے ساتھ اگر کوئی برائی سے پیش آئے تو آپ بدلہ نہ لیں، بلکہ معاف کردیں، درگزر کریں، یہ خلق کریم ہے، اگر بدلہ لے لیا تو خلق حسن ہے بشرطیکہ برابر سرابر بدلہ ہو اور اگر برائی کو معاف کردیا یا ایک روپے کے بدلہ میں دو روپے دے دیئے ورنہ ایک روپیہ کا بدلہ ایک روپے سے دے سکتا تھا، تو کہیں گے کہ خلق کریم کا برتاؤ کیا، یہ آدمی کریم النفس ہے، بہرحال مساوات سے آگے بڑھ کر کچھ کام کرے وہ خلق کریم کہلائے گا.....

اور تیسرا درجہ خلق عظیم کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی نے آپ کے ساتھ برائی کی تو نہ صرف یہ کہ آپ نے بدلہ نہ لیا، نہ صرف یہ کہ معاف کردیا بلکہ اوپر سے برائی کرنے والے کے ساتھ احسان بھی کیا یہ خلق عظیم ہے۔

اخلاق نبوی:

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرمائی گئی، فرمایا گیا:

"خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلین۔"

اس سے زیادہ فرمایا:

"فبما رحمة من الله لنت لهم۔"

وہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ میں کوٹ کوٹ کر رحمت بھردی ہے اس کی وجہ سے آپ رقیق القلب ہیں۔ قلب مبارک نہایت نرم ہے، ذرا سی مصیبت کسی کی دیکھی اور پگھل جاتا ہے، قلب رحمت سے بھرا ہوا ہے:

"ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک. فاعف عنهم واستغفرلهم . وشاورهم فی الامر."

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخت دل ہوتے، یہ جو آپ کے اردگرد پروانوں کی طرح لوگ جمع ہیں، یہ اٹھ کر بھاگ جاتے، سب آپ کے اخلاق نے انہیں جذب کر رکھا ہے، آپ کے اخلاق کیا ہیں؟

پہلا درجہ فرمایا گیا: "فاعف عنهم" یہ نہیں کہا گیا کہ برابر سرابر بدلہ لے لیں، اگر کوئی برائی کرے تو معافی اور ایثار سے کام لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاف کردیں، بدلہ لینے کا تصور نہ کریں، بدلہ لینے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بہت بالاتر ہے، اگرچہ برابر کا بدلہ لینا بھی وہ خلق حسن ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اس سے زیادہ بلند ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائی خلق یہ ہے کہ جب کوئی برائی کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاف کردیں۔

"واستغفر لهم" اس برائی کرنے والے کے لئے دعا مغفرت بھی کریں، یہ ایک درجہ اور بڑھا دیا، دوسرا گالیاں دے رہا ہے اور آپ دعائیں مانگ رہے ہیں، "وشاورهم فی الامر" آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مشورہ لیں، یہ اس سے بھی اونچا مقام ہے۔ اس مجموعہ کا نام خلق عظیم ہے، تو خلق عظیم میں خلق حسن اور خلق کریم بھی درج ہے۔

درجات تربیت:

انبیاء علیہم السلام جامع الاخلاق ہوتے ہیں لیکن تربیت کرنے میں انبیاء علیہم السلام کے درجات ہیں۔ ان درجات میں موسیٰ علیہ السلام کے ہاں خلق حسن کا درجہ ہے، جس پر انہوں نے اپنی امت کو تربیت دی کہ اگر تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے، تمہارا فرض ہے کہ تم برائی کا بدلہ لو۔ موسوی شریعت کے اندر معاف کرنا جائز نہیں تھا، فرمایا گیا:

"وکتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس والعین بالعین...الخ"

ہم نے اہل تورات پر لازم کردیا تھا کہ اگر تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے تو معاف کرنا جائز نہیں، بدلہ لینا ضروری ہے۔ اگر کوئی دانت توڑے، تمہارا فرض ہے تم بھی دانت توڑ دو، کوئی آنکھ پھوڑ دے تمہارا فرض ہے تم بھی آنکھ پھوڑ دو، کوئی تھپڑ مارے، تم بھی تھپڑ مارو، بدلہ لینا واجب ہے عفو کرنا جائز نہیں۔ یہ موسوی شریعت ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو خلق حسن پر

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

تربیت دی ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا دور آیا، انہوں نے خلق کریم پر تربیت دی اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی برائی کرے تو بدلہ لینا جائز نہیں، معاف کرنا واجب ہے، تو وہاں تشدد غالب ہے، یہاں تساہل غالب ہے، یہاں یہ حکم ہے کہ اگر کوئی تمہارے بائیں گال پر تھپڑ مارے تو تم دایاں بھی سامنے کردو کہ بھائی ایک اور مارتا جا، خدا بھلا کرے۔ یہ نہیں کہ بدلہ لو، بدلہ لینا جائز نہیں، معاف کرنا واجب ہے، جھک کر تواضع سے رہنا ضروری ہے، اسی میں تمہارے نفس کے لئے انکسار ہے، اسی میں اولیت واولویت ہے، تو یہاں خلق کریم پر تربیت دی گئی... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خلق عظیم پر تربیت دی ہے کہ کوئی برائی کرے تم اس کے ساتھ بھلائی کرو: ''ادفع بالتی ھی احسن.'' دوسروں کی برائی کا بدلہ اپنی بھلائی سے دو، وہ گالیاں دیں تم دعائیں دو۔

حضرت جنیدؒ جہاز میں سوار تھے اور حج کے لئے جارہے تھے، لوگوں نے ان کے مقام کو نہ پہچانا، کسی نے برا کہا، کسی نے گالی دی، کسی نے کچھ اور کہا، وہ گالیاں دے رہے ہیں اور جنیدؒ دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے اللہ! ان کو ہدایت دے اور انہیں وہی مقام دے جو تو نے مجھے دیا ہے، تو وہ برائی کے درپے ہیں یہ ان کی بھلائی کے درپے ہیں۔ اس شان سے امت محمدیہ کو تربیت دی گئی ہے کہ ان کے اندر خلق عظیم آئے۔

شرفِ خاتمیت:

عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ اخلاق کے تین مراتب ہیں۔ اعلیٰ ترین مرتبہ خلق عظیم ہے، اس کے بعد کوئی مرتبہ نہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جامع الاخلاق اور جامع الکمالات ہیں، علم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلوں اور پچھلوں کا دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جامع العلوم بھی ہیں، احوال سابقہ سارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طاری ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جامع الاحوال بھی ہوئے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم بنایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمالات علم، کمالات عمل اور کمالات اخلاق کے منتہی ہیں۔ گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کمالات سے بھرپور ہے، اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اول ماخلق اللّٰہ نوری۔''

''سب سے پہلے میری حقیقت پیدا کی گئی۔'' وہ حقیقت علوم اور کمالات سے گوندھی ہوئی ہے، مگر عرض یہ کرنا تھا کہ مناقب میں اولیت کا ذکر کیا گیا، اگر یہی چیزیں بعد میں پیدا کردیتے کسی اور کو پہلے لاکر تو کمالات کے جامع جب بھی آپ ہی ہوتے، مگر وہ جو اول ہونے کا شرف حاصل ہے وہ نہ ملتا، تو اولیت بھی عطا کی گئی، تو ایک طرف تو خاتمیت عطا کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں ہیں اور ایک طرف اولیت عطا کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کمالات میں جو اللہ نے عطا کئے ہیں اول بھی ہیں آخر بھی ہیں، رجوع آپ ہی کی طرف ہوگا تو اولیت ایک عظیم فضیلت ہے یا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انا اول من تنشق منه القبر'' ... سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا اور بعد میں سب کو اٹھاؤں گا.... ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو اٹھائیں گے، اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جو جنت البقیع میں مدفون ہیں انہیں اٹھاؤں گا... اس کے بعد مکہ کی طرف جنت المعلیٰ ہے، وہاں کے قبرستان سے لوگ اٹھیں گے اور سب میرے ساتھ ہوں گے تو قبر سے اٹھنے میں آپ کی اولیت ثابت ہے: ''انا اول من یفتح باب الجنة'' سب سے پہلے میں ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھلواؤں گا، اس واسطے وہاں بھی آپ ہی کو اولیت حاصل ہے: ''انا اول قائد وانا اول خطیب''

قیامت کے دن سب سے پہلے میں قائد ہوں گا، میری قیادت میں دنیا کی امتیں چلیں گی، میں ہی شفاعت کبریٰ کروں گا، سب امتیں میرے جھنڈے کے نیچے آئیں گی۔ تو دنیا و آخرت کی جتنی بھی اولیتیں ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اولیت ایک عظیم شرف ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر چیز کی اولیت پر اور ابتداء وآغاز پر لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

Sonara Gold Colection
سونارا گولڈ کلیکشن
NP1/59 مرادلوہار اسٹریٹ، صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی
Cell: 0300-8932894, 0313-8932894

قندھار میں امریکی فوجی کے ہاتھوں بچوں کا لرزہ خیز قتل

پروفیسر شمیم اختر

میں نے ۱۵ر جنوری کو اسلام میں اپنے کالم ''امریکی فوجیوں کی درندگی'' میں تحریر کیا تھا کہ طالبان حریت پسندوں کی لاشوں پر امریکی فوجیوں کا پیشاب کرنا چند جنونی فوجیوں کا فعل نہیں تھا بلکہ یہ تو امریکی استعمار کا ایجنڈا ہے اور مقبوضہ علاقوں کی آبادی کا قتل عام اور جنگی قیدیوں پر جبر و تشدد کا طریقہ واردات ہے۔ ابھی ۲۱ر فروری کو افغانستان میں امریکیوں کے قرآن کریم کے مقدس نسخوں کو نذر آتش کرنے پر ملک گیر عوامی شورش جاری تھی کہ ایک امریکی فوجی نے قندھار میں ۱۱ر مارچ بروز اتوار علی الصبح پر امن شہریوں کے گھروں میں گھس کر مکینوں کو سوتے سے جگایا اور ان پر اندھا دھند گولیاں چلانی شروع کر دیں، جس سے ۱۱ بچوں سمیت ۱۶ افراد شہید ہو گئے۔

(اسلام ۱۲ر مارچ ۲۰۱۲ء)

اسے متعصب امریکی سرکاری اور غیر سرکاری میڈیا نے ایک جنونی فوجی کا فعل قرار دیتے ہوئے جرم کی سنگینی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اگر یہی فعل کسی مسلمان سے سرزد ہوتا تو اسے مذہبی انتہا پسند کی دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہوئے ملزم کا شجرۂ نسب اور جائے پیدائش کا سراغ لگا کر اسے وزیرستان کے کسی دینی مدرسے کا فارغ التحصیل بتایا جاتا اور متعلقہ حکومت کو اس کے انفرادی فعل کا ذمہ دار قرار دے کر اسے مدرسہ مسمار کرنے کا حکم دیا جاتا اور صلیبی صیہونی ٹولے کی نمک خوار ایجنسیاں اس پر فوری عمل درآمد کر دیتیں۔

یہ ہرگز کسی فرد کا غیر ذمہ دارانہ فعل نہیں ہے، بلکہ اس نسل کشی کا تسلسل ہے، جس کا آغاز پندرھویں صدی سے گوروں کے امریکا پر قبضے کے بعد ہوا تھا۔ وہ امریکا کے ایک کروڑ سے زائد منگول نژاد فرزندان زمین کی نسل کشی کر کے ان کے گھروں، کھیتوں کھلیانوں پر قابض ہو گئے، یہاں تک کہ اب امریکا کے حقیقی باشندوں کی تعداد بمشکل ساڑھے نو لاکھ رہ گئی ہے، جو اچھوتوں کی طرح پس ماندہ بستیوں میں رہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ نہ ان کے تیل کے کنویں رہ گئے، نہ ہی ان کی زرعی اراضی۔ وہ گوروں کی غلامی میں کسی نہ کسی طرح زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔ امریکا کی قابض افواج کے ہاتھوں قرآن کی بے حرمتی کا یہ کوئی پہلا واقعہ تو نہیں ہے۔ امریکی فوجیوں نے قرآن کی آیات کریمہ کو فٹ بال پر چھاپ کر وسیع پیمانے پر فروخت کر دیا تاکہ افغان نوجوان اسے نعوذ باللہ اپنی ٹھوکروں پر رکھ لیں۔ اگر یہ غیر ارادی فعل تھا تو انجیل یا توراۃ کی عبارات فٹبال پر کیوں نہیں چھاپی گئیں؟ عراق میں ابو غریب اور افغانستان میں بگرام کے عقوبت خانوں میں زیر حراست مشتبہ افراد کے سامنے امریکی فوجیوں نے قرآن کے اوراق کو پرزہ پرزہ کر کے نعوذ باللہ کموڈ (طہارت خانوں) میں بہا دیا، جبکہ امریکی پادری ٹیری جونز نے اللہ کی کتاب کو سر عام جلا دیا۔ ڈنمارک کے اخبار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتک آمیز خاکے بنائے گئے۔ اگر یہ کسی متعصب فرد یا ادارے کا فعل ہوتا تو یورپ کے ایک درجن اخبارات اسے کیسے شائع کرتے؟ اگر ڈنمارک کا اخبار اپنے کارٹون کی دوسرے اخبارات میں اشاعت کی اجازت نہ دیتا تو وہ کیسے اسے شائع کرتے؟ ان ملاعین نے اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اسے دوبارہ شائع کیا۔

کیا اب بھی اس میں کوئی شک و شبہ رہ جاتا ہے کہ اس مذموم مہم کے پیچھے کون سا ذہن کارفرما تھا؟ حیرت تو یہ ہے کہ برطانوی چرچ کی سربراہ ''ملکہ معظمہ'' شاتم رسول سلمان رشدی کو اس کی کفریات، لغویات و مغلظات پر ''سر'' کے خطاب سے نوازتی ہیں۔ کیا یہ تنگ نظر، مذہبی تعصب اور نسلی منافرت نہیں ہے؟ افغانستان پر قابض امریکی فوج کے کمانڈر جنرل جان ایلن نے اس اذیت ناک قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہر اس فرد کا جو اس فعل کا مرتکب ہے، احتساب کرے گا (ڈان ۱۲ر مارچ ۲۰۱۲ء) یہ سب منافقت ہے، ورنہ ان فوجیوں کو کون سی سزا دی گئی جنہوں نے بگرام اور ابو غریب کے عقوبت خانوں میں قرآن کی بے حرمتی کی تھی؟ ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، جنہوں نے فٹ بال پر قرآنی آیات چھاپ کر فروخت کیا تھا، ان کے خلاف کیا تعزیری اقدام کیا گیا، جنہوں نے طالبان شہدأ کی لاشوں پر پیشاب کیا تھا؟ ان کی تو ویڈیو موجود ہے، پھر انہیں سزا کیوں نہیں دی گئی؟ ۲۱ر فروری کو قرآن کریم کے نسخوں کو نذر آتش کرنے والے فوجیوں کو کون سی سزا دی گئی؟ ہماری اطلاع

کے مطابق وہ بدستور کام کر رہے ہیں۔ ان امریکی دستوں کے فوجیوں پر جنگی جرائم کا مقدمہ کب چلایا گیا جو بقول امریکی پٹھو حامد کرزئی رات میں افغان بستیوں پر چھاپے مارتے اور بے گناہ شہریوں کو قتل کرتے ہیں؟ جنیوا کنونشن ۱۹۴۹ء اور اضافی پروٹوکول ۱۹۷۷ء کی رو سے جو فوجی مقبوضہ علاقے کی آبادی کو قتل یا ہراساں کرتے ہیں اور جو افسران اس کے جرائم کو بانتہ سے چشم پوشی کرتے ہیں.... سب جنگی جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جنرل جان ایلن بتائیں کہ ان کے خلاف فرد جرم عائد کی گئی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو خود موصوف بھی جنگی جرائم کی اعانت کے مرتکب ہوئے۔ اس طرح انہیں فوجی کمان سے معزول کر دیا جانا چاہئے۔ سچ تو یہ ہے امریکی فوج کے سپہ سالار اعظم کی حیثیت سے خود بارک اوباما بھی جنگی جرائم کا مرتکب ہے، کیونکہ وہ اپنی فوج کی زیادتیوں کو جانتے ہوئے بھی انہیں شاباش دیتا ہے۔ یہ اعانت جرم نہیں تو اور کیا ہے؟

مروجہ بین الاقوامی قانون کی رو سے کوئی بھی ریاست بش اور اوباما کو جنگی جرائم کی پاداش میں گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلا سکتی ہے۔ اگر کوئی ریاست ان ملزمان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی تو اگر کوئی ادارہ انہیں عدالت کے کٹہرے میں لا کھڑا کرے اور انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوئے انہیں قرار واقعی سزا دے تو یہ اقدام قانون قدرت کے عین مطابق ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ حامد کرزئی اگر پٹھو نہیں ہے تو امریکی اور ناٹو کے قابض فوجیوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتا؟ اس کی بجائے وہ افغانستان سے انخلاء کے بعد بھی چند کلیدی مقامات پر امریکا کے فوجی دستوں کو تعینات کئے جانے پر رضامند ہو گیا ہے۔ ایک بار اس نے کہا تھا کہ اگر امریکی فوجی رات میں افغان شہریوں کے گھروں میں گھس کر ان کا قتل کرتے رہے تو میں (کرزئی) سمجھوں گا کہ یہ قابض فوج ہے (اسلام یکم جون ۲۰۱۱ء)

اس کے باوجود امریکا نے افغان بستیوں پر شب خون مارنا بند نہیں کیا۔ اب کرزئی اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ کچھ نہیں اور کہہ بھی کیسے سکتا ہے جبکہ انہی حملہ آوروں کی پیٹھ پر وہ سوار ہو کر آیا ہے، سوانہی کے ساتھ واپس جائے گا۔ اگر نجیب کی طرح یا شاہ شجاع کی طرح تخت پر بیٹھا رہا تو انہی کی موت مارا جائے گا۔ آخر جس شخص کی گردن پر اس کے ہم وطنوں کا خون ہے، اس پر مستزاد یہ کہ اس کے دور میں قرآن کی بے حرمتی ہوتی رہی، اس کا انجام کیا ہوگا؟

قرآن کی بے حرمتی پر قابض فوج پر جس طرح افغان عوام کا قہر نازل ہوا ہے، وہ دراصل قہر خداوندی کا مظاہرہ ہے۔ اوباما تو اتنا خوفزدہ ہو گیا کہ اس کی زبان سے نکلا کہ اب کوچ کا وقت آ گیا ہے۔ (ڈان، ۸/مارچ ۲۰۱۲ء)

تیمن اس کے حریف ری پبلکن صدارتی امیدواروں کو صورت حال کا صحیح ادراک بعد میں ہوا، چنانچہ امریکہ کے ایوان نمائندگان کے سابق اسپیکر اور ری پبلکن پارٹی کی جانب سے صدارتی امیدوار کی نامزدگی کے خواہاں Newt Gingrich نے کہا کہ اسامہ بن لادن کی سات سال تک پاکستان میں روپوشی اور مصر میں اخوان المسلمین کی کامیابی کے پیش نظر امریکا کو اس خطے کے بارے میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنی ہوگی، لہٰذا ضروری ہے کہ امریکا مشرق وسطیٰ کے تیل پر انحصار ختم کر کے توانائی کی پیداوار میں خود کفیل ہو جائے ورنہ حالات بد سے بدتر ہوتے جائیں گے۔ ریاست NEVADA کے سینیٹر Harry Reid نے کہا کہ امریکا جتنی جنگیں لڑا ہے، یہ جنگ ان سب سے مختلف ہے، لہٰذا ہم صحیح خطوط پر سوچ رہے ہیں کہ ہمیں افغانستان سے جلد از

جرم......

سرور و کیف کا باعث ہے حاصل
جہانِ کفر کا ہر جام لانا
مگر اس مملکت اسلامیہ میں
اگر ہے جرم تو اسلام لانا

حاصل تمنائی

جلد نکل آنا چاہئے۔ جنوبی کیرولینا کے سینیٹر Lindsay Graham نے بھی خیال ظاہر کیا کہ امریکا کو ۲۰۱۴ء تک افغانستان سے انخلا کر دینا چاہئے جبکہ نیویارک کے سینیٹر Charies Schumer نے انخلاء کی حمایت کرتے ہوئے کرزئی کو ناقابل اعتماد قرار دیا اور یہ مشورہ دیا کہ انخلا کے بعد افغان فوج کو ذمہ داری سونپ دینا چاہئے۔ (ڈان ۱۲/مارچ ۲۰۱۲ء) بالفاظ دیگر کرزئی کو برطرف کر کے افغانستان میں فوجی حکومت قائم کر دینا چاہئے۔ ورجینا کے گورنر Bob McDonnel نے NBC کو بتایا کہ ایسا واقعہ افغانوں نے دل و دماغ جیتنے کی امریکی پالیسی پر پانی پھیر دیا ہے۔ (ڈان ۱۲/مارچ ۲۰۱۲ء)

ابھی تک ری پبلکن پارٹی صدر اوباما کی افغانستان سے انخلا کی شدید مخالفت کر رہی تھی لیکن امریکی فوج کی شکست پر اس کے حوصلے پست ہو گئے ہیں اور اس پر امریکی عوام کا بھی شدید دباؤ ہے کہ اس لاحاصل جنگ کو اختتام پذیر ہونا چاہئے، لیکن کرزئی اور پاکستان کا امریکا نواز طبقہ جو اس خونین جنگ میں امریکی امداد پر گلچھرے اڑا رہا تھا، خسارے میں رہے گا، کیونکہ وہ طالبان کا ہوا کھڑا کر کے اب تک امریکی فوج کے قیام کا حامی رہا ہے لیکن: ''وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے۔''

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی ۱۳/مارچ ۲۰۱۲ء)

خلفائے راشدینؓ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک

رعایا پروری کا یہ بلند مقام تاریخ میں کسی اور قوم کو حاصل نہ ہو سکا

مولانا محمد حفیظ اللہ پھلواروی

گزشتہ سے پیوستہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے دجلہ کے کنارے گھوڑوں کے لئے ایک رمنہ بنانا چاہا، آپ نے بصرہ کے گورنر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ اگر وہ زمین کسی ذمی کی ملک نہ ہو اور اس میں ذمیوں کی نہر اور کنوئیں سے پانی نہ آتا ہو تو سائل کو یہ زمین دی جائے۔

ایک عیسائی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں وہی عیسائی ہوں جو آج سے قبل فلاں وقت حاضر ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں وہی ہوں جس نے تمہارے حسب منشاء اسی وقت احکام صادر کردیئے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بوڑھے نصرانی کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس پر جزیہ لگایا گیا ہے لیکن وہ جزیہ دینے سے مجبور ہے۔ امیر المومنین اسے اپنے گھر لے گئے اور کچھ نقد دے کر داروغہ بیت المال سے کہلا بھیجا کہ اس قسم کے معذوروں کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا جائے۔

آپؓ نے فرمایا کہ واللہ! ہمارے لئے حرام ہے کہ جب تک یہ جوان رہیں، ہم ان کی قوتوں سے فائدہ اٹھالیں اور جب بوڑھے ہوجائیں تو ہم ان کو بھیک مانگنے کے لئے چھوڑ دیں، اس کے بعد آپ نے اس ذمی کا اور اس جیسے دوسرے ذمیوں کا وظیفہ بیت المال سے جاری کردیا۔

ایک مرتبہ آپ نے چند عیسائی جذامیوں کو دیکھا تو اسی وقت حکم صادر فرمایا کہ بیت المال سے ان کے وظیفے مقرر کئے جائیں، قبیلہ بنی بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک عیسائی کو مار ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ قاتل مقتول کے وارثوں کو دے دیا جائے، چنانچہ وہ شخص مقتول کے وارث کے حوالہ کردیا گیا اور انہوں نے قاتل کو قتل کر ڈالا، یہ تھا طرز عمل خلفائے راشدینؓ کا۔

ایک بار حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے تھے کہ ایک یہودی آیا اور امیر المومنین سے کہا کہ میں علیؓ پر دعویٰ کرنے آیا ہوں، امیر المومنین نے حضرت علیؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''ابوالحسن: سامنے کھڑے ہوکر جواب دہی کرو۔'' حضرت علیؓ اٹھے اور امیر المومنین کے سامنے جواب دہی کے لئے کھڑے ہوگئے، لیکن آپ کی پیشانی شکن آلود ہوگئی، یہودی نے اپنا دعویٰ پیش کیا، لیکن وہ جھوٹا ثابت ہوا۔ جب یہودی چلا گیا تو امیر المومنین نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ''جب آپ کو جواب دہی کے لئے کھڑے ہونے کو کہا گیا تو آپ ناخوش نظر آرہے تھے، کیا عدالت میں یہودی کے برابر کھڑے ہونے سے عار محسوس ہورہا تھا؟'' نہیں! نہیں! بات یہ نہ تھی آپ نے مجھے ابوالحسن کہہ کر کھڑے ہونے کو کہا تھا اس لئے مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہودی یہ نہ سمجھے کہ عدالت کو مدعا علیہ کا لحاظ ہے، جو مدعی کے مقابلہ میں اسے عزت کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے اس کا ایسا سمجھنا ہماری عدالت کی شان میں معدلت کے خلاف ہوتا۔

یمن میں کچھ عیسائیوں نے خلافت اسلامیہ کے خلاف سازشوں کا جال بچھا رکھا تھا، یمن کے حاکم نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس کی اطلاع بھیجی اور خیال ظاہر کیا، ان فتنہ پھیلانے والے عیسائیوں کو یمن سے نکال دیا جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاکم یمن کو جواب میں لکھا:

''یہ صحیح ہے کہ یمن کے عیسائیوں کے ایک طبقہ نے خلافت اسلامیہ کے خلاف سازش کا جال بچھا رکھا ہے، لیکن ان میں بعض عیسائی بے گناہ بھی ہیں، یہ انتہائی ظلم ہوگا کہ گناہگاروں کے ساتھ بے گناہ بھی پس جائیں، مناسب یہ ہے کہ عیسائیوں کو اس کے لئے آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنی خوشی سے یمن کے بجائے مملکت اسلامیہ کا کوئی بہتر حصہ منتخب کرلیں، اگر وہ اس کے لئے آمادہ ہوجائیں تو ان کو ان کے پسند کئے ہوئے علاقہ میں منتقل کیا جائے، مگر شرط یہ ہوگی کہ اس پسند کئے ہوئے علاقہ میں ان کے بسنے کے لئے موجودہ مکانوں سے اچھے مکان دیئے جائیں اور زراعت کے لئے زمینیں بھی دی جائیں۔''

عیسائیوں نے شام کے سرسبز علاقہ میں بسنے کے لئے آمادگی ظاہر کی، ان کے لئے اچھے مکانوں کا انتظام کیا گیا اور زراعت کے لئے زمینیں بھی دی

گئیں، کیا دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ حکومت کے خلاف سازش کرنے والوں کے ساتھ ایسی رواداری کا سلوک کیا گیا ہو؟

حمص کی فتح کے بعد عیسائیوں کے پادریوں کا ایک وفد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ جنگ کے موقع پر حمص کے چند گرجوں کو نقصان پہنچا ہے، ان گرجوں کی مرمت کرادی جائے، پادریوں نے یہ بھی کہا کہ رومی حکومت کی جانب سے حمص کے گرجوں کو وظائف دیے جاتے تھے، یہ وظائف بھی جاری کیے جائیں، امیر المومنین نے وفد کو اطمینان دلایا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سپہ سالار کو تحریر فرمایا:

”حمص اور مفتوحہ علاقوں کے گرجے جو دوران جنگ منہدم ہوگئے ہوں یا جس کو نقصان پہنچا ہو ان کی تعمیر اور مرمت کا انتظام کیا جائے، گرجاؤں کے اخراجات کے لئے جو عطیہ رومی سلطنت دیتی تھی، ان کی تحقیقات کی جائے اور عطیہ خلافت کے خزانہ سے بدستور اب گرجاؤں کے اخراجات کے لئے جاری کیا جائے۔“

چنانچہ گرجے مرمت کردیے گئے اور رومی سلطنت سے جو وظائف ملتے تھے وہ خلافت اسلامیہ کی جانب سے جاری کردیے گئے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ:

۲۶ ہجری میں اسکندریہ پر رومیوں نے سمندری بیڑے کے ذریعہ حملہ کرکے قبضہ کرلیا اور نہ صرف مسلمانوں کو ہی تہ تیغ کیا، بلکہ وہاں کے عیسائیوں پر بھی ظلم وستم کرنے سے باز نہیں آئے، رومیوں کے مظالم سے پریشان ہوکر اسکندریہ کے عیسائیوں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط بھیجا، انہوں نے لکھا:

”خدا کے لئے آیئے اور ہمیں اور ہمارے مذہب کو رومیوں سے بچایئے، رومی عیسائی ہیں لیکن وہ ہمیں عیسائی ہونے کے باوجود انتہائی نفرت سے دیکھتے ہیں، مسلم حکومت کے خاتمہ کے بعد ہماری جان و مال اور آبرو خطرے میں ہے، ہم پر بے پناہ ظلم ڈھائے جارہے ہیں اور ہم سچے دل کے ساتھ دعا کررہے ہیں کہ پھر مسلمان فاتح کی حیثیت سے اس ملک میں آئیں اور ہمیں رومیوں کے مظالم سے نجات دلائیں، ہم نے گزشتہ پانچ سال مسلم حکومت کے زمانہ میں عافیت اور امن کے ساتھ گزارے ہیں، مسلم دور حکومت میں ہمارا مذہب محفوظ تھا اور ہماری آبرو محفوظ تھی، لیکن اب کوئی چیز بھی محفوظ نہیں، ہم فریاد کرتے ہیں کہ ہماری مدد کیجئے اور رومی درندوں سے ہمیں بچایئے۔“

خلیفہ کے حکم سے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنا کر ایک بہت بڑا لشکر روانہ کیا اور جلد ہی اسکندریہ سے رومیوں کو بھگا دیا اور اس پر دوبارہ اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ اس جنگ میں اسکندریہ کے عیسائیوں نے بھی رومیوں کے خلاف صف آرائی کی، یہاں کے عیسائیوں نے باقاعدہ جشن فتح منایا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ذمیوں کے حقوق کا خاص لحاظ رکھتے تھے، ذمیوں نے ایک عامل عمرو ابن مسلمہ کی درشت مزاجی کی شکایت کی تو آپ نے عامل کو تحریر فرمایا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے علاقہ کے ذمی دہقانوں کو تمہاری درشت مزاجی کی شکایت ہے، اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے تم کو سختی اور نرمی دونوں سے کام لینا چاہئے لیکن سختی ظلم کی حد تک نہ پہنچ جائے اور نرمی نقصان کی حد تک، ان پر جو مطالبہ ہوا ہے اسے وصول کیا کرو، لیکن ان کے خون سے اپنے دامن کو محفوظ رکھو۔“ (تاریخ اسلام)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کردیا تو آپ

لمحہ فکریہ

اٹھتے ہوئے فتنوں کو دبانے کی بھی سوچیں
حالات کو معمول پہ لانے کی بھی سوچیں

ہر روز نیا المیہ جور و جفا کا
ماحول کو محفوظ بنانے کی بھی سوچیں

اتری ہے صلیب عالم اسلام کے دل میں
دشمن کے عزائم سے بچانے کی بھی سوچیں

خطرات سے خالی نہیں نفرت کے الاؤ
یہ آتشِ نمرود بجھانے کی بھی سوچیں

ہر چند کہ مشکل ہے مگر امن کی خاطر
آپس کے تنازعوں کو مٹانے کی بھی سوچیں

رخصت ہوا قوت سے دبانے کا زمانہ
لوگوں کو محبت سے منانے کی بھی سوچیں

امت کے لئے باہمی رنجش نہیں اچھی
گزری ہوئی باتوں کو بھلانے کی بھی سوچیں

اللہ نے آپس میں بنایا ہمیں بھائی
احساسِ اخوت کو جگانے کی بھی سوچیں

ہے آج بھی معجزہ اسلامی مساوات
اسلام کی آغوش میں آنے کی بھی سوچیں

کچھ لوگ ابھی عظمتِ رفتہ کے امیں ہیں
انسان کی توقیر بڑھانے کی بھی سوچیں

نے قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کردیا، انہوں نے جب خون معاف کردیا تو آپؓ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ: تم لوگوں پر کسی قسم کا دباؤ تو نہیں ڈالا گیا؟ جس کا جواب انہوں نے نفی میں دیا۔

ذمیوں کی آب پاشی کی ایک نہر پھٹ گئی، ذمیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرضی دی تو آپ نے اس جگہ کے عامل قرظہ بن کعب انصاری کو لکھا: ''تمہارے علاقہ کے ذمیوں نے درخواست دی ہے کہ ان کی ایک نہر پھٹ گئی ہے، جس کا بنانا مسلمانوں کا فرض ہے، تم اسے درست کرواکر آباد کرادو، میری عمر کی قسم! مجھے اس کا آباد رہنا زیادہ پسند ہے بنسبت اس کے کہ وہ ملک سے نکل جائیں یا عاجز ودرماندہ ہوجائیں یا ملک کی بھلائی میں حصہ لینے کے قابل نہ رہیں۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک یہودی نے آپ کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا، آپ ایک عام شخص کی طرح جواب دہی کے لئے عدالت میں حاضر ہوئے۔

فلسطین کی ایک یہودی عورت امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری چار لڑکیاں قابل شادی ہیں، میں ایک غریب عورت ہوں، لڑکیوں کی شادی نہیں کرسکتی، آپ نے تحقیقات کی اور جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ واقعی وہ غریب ہے تو اسے معقول رقم عطا فرمائی۔

ایک مرتبہ عراق کی ایک یہودی عورت نے عرق کے عامل کی شکایت کی، آپ نے اپنے عامل کو لکھا کہ اس یہودی عورت کا بیان درست ہے تو اس کی زمین واپس کردیا عہدے سے دستبردار ہوجاؤ۔ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ گرگئی اور ایک نصرانی کے ہاتھ لگی، عدالت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! قاضی شریح نے نصرانی کے حق میں فیصلہ دیا، اس فیصلہ سے یہودی اتنا متاثر ہوا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور کہا یہ تو انبیاء جیسا انصاف ہے کہ امیرالمومنین مجھے اپنی عدالت کے قاضی کے سامنے پیش کرتے ہیں اور قاضی امیرالمومنین کے خلاف فیصلہ دیتا ہے۔

پنڈت سندرلال (الٰہ آباد) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

''جب مسلمانوں کو قیصر وکسریٰ کی عظیم سلطنتوں پر غلبہ حاصل ہوا اور عیسائیوں، یہودیوں اور آتش پرستوں کی ایک بہت بڑی تعداد مسلمانوں کی رعایا بن گئی تو مسلمانوں کے حسن سلوک، مذہبی رواداری اور مساوات، نیز عدل وانصاف کی بدولت ایک طرف تو بیت المقدس کے عیسائی یہ دعا کرنے پر مجبور ہوگئے تھے کہ خدا مسلمانوں کو اس شہر پر حکومت کرنے کے لئے واپس لائے اور دوسری طرف ایران کے آتش پرست مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کو دیکھ کر یہ بات کہنے لگے تھے: اس عرب نے تو نوشیرواں عادل کے عہد کو تازہ کردیا۔''

یہ امر واقع ہے کہ مسلمانوں نے اپنے دور اقتدار میں اپنی غیر مسلم رعایا کے ساتھ بڑی فیاضی کا سلوک کیا اور یہ فیاضی خلفائے راشدین کے دور خلافت تک محدود نہیں رہی بلکہ ہر زمانہ میں مسلم حکمران غیر مسلم رعایا کے ساتھ بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آتے رہے ہیں، کیونکہ اسلام نے ان کو تعلیم دی کہ وہ دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والوں کی دلداری کریں۔ ☆☆☆

انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر وتحمل

نبی جو ہوتا ہے، وہ اپنے تمام کمالات کے اندر ممتاز ہوتا ہے، مثال کے طور پر دانشمندی اور عقل کو لے لیجئے، عقل اور دانشمندی جیسے نبی کے پاس ہوتی ہے اور کسی کے پاس نہیں، سرور کائنات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب ازل سے ہوچکا تھا کہ آپ کو نبوت اور رسالت سے سرفراز کیا جائے گا اور ختم نبوت اور ختم رسالت کا تاج پہنایا جائے گا اور نبوت اور رسالت کی تکمیل آپ کے ذریعہ سے ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی دانشمندی اور عقلمندی عطا فرمائی جو اور کسی کو نہ دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ بتلاتی ہے کہ آپ میں بچپن ہی سے اس کے آثار نمایاں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن میں بکریاں بھی چرائی ہیں۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں سے بکریاں چروائی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا ایک انداز ہے، بکری ایک معصوم سا مسکین جانور ہے جو چارہ کی بنا پر یا کسی دوسری بنا پر ریوڑ سے نکل جاتا ہے تو چرواہا بے چارہ اس کو ریوڑ میں شامل کرتا ہے۔ ایسا دن میں بہت مرتبہ ہوتا ہے اور جانور کے مسکین ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ شفقت اور نرمی کا معاملہ کرنا پڑتا ہے، چرواہا جب اس کو لے کر آتا ہے تو اس کی گردن میں ہاتھ ڈال لیتا ہے اور اس کو آہستہ آہستہ کھینچ کر ریوڑ میں شامل کرتا ہے تو اسی طرح سے انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے ابتداً میں بکریوں کی دیکھ بھال کرائی گئی، اس لئے کہ آئندہ امت ان کے سپرد کی جانے والی تھی اور انہیں امت کی بے راہ روی اور غلط انداز پر صبر اور تحمل کو اختیار کرنا تھا، اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی تربیت فرمائی، لہٰذا صبر وتحمل اور شفقت کا یہ انداز پیدا کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بکریاں چروائی گئیں۔ (ملفوظ: حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ)

پسند کی شادی جرم ہے یا قبولِ اسلام؟

ارشاد احمد عارف

اسلامیہ کالج کے طلبا کا ایک وفد برصغیر کے نابغہ روزگار خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے ملا اور سیاسی و تعلیمی معاملات پر رہنمائی چاہی، یہ وہ زمانہ تھا جب نوجوان بڑے لوگوں کی محفل میں بیٹھ کر خوشہ چینی کیا کرتے تھے اب تو موبائل فون اور لیپ ٹاپ نے نوجوانوں کو مصروف کر دیا ہے اور انہیں برگر، سینڈوچ اور غیر ملکی مشروبات سے محظوظ ہونے کا وقت نہیں ملتا مگر ان دنوں صورتحال مختلف تھی، دوران گفتگو شاہ صاحبؒ نے ایک تیز طرار نوجوان سے کہا: ”بیٹے! اپنے خوبصورت چہرے پر سنت رسول کیوں نہیں سجا لیتے؟“

”شاہ جی کالج میں داڑھی؟ بہت مشکل ہے۔“

”ہاں بیٹا! خالصہ کالج میں داڑھی رکھنا آسان ہے، اسلامیہ کالج میں بہت مشکل“ شاہ جی نے ترنت جواب دیا۔

سندھ کے تاریخی گوٹھ میرپور ماتھیلو میں ہندو برادری کی ایک جدید تعلیمیافتہ، روشن خیال اور عاقل و بالغ لڑکی رنکل کماری نے اسلام قبول کر کے مقامی مسلمان نوجوان نوید شاہ سے پسند کی شادی کیا کی، ڈھرکی سے کراچی اور اسلام آباد سے نئی دہلی تک بھونچال آیا۔ سندھ کی قوم پرست سیاسی قیادت اور مذہب بیزار صحافت دم پر کھڑی ہو گئی اور بعض ٹی وی اینکرز کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی۔ یوں لگتا ہے جیسے پاکستان میں کسی نوجوان لڑکی نے پہلی بار پسند کی شادی کی یا مذہب کی تبدیلی کا کوئی نادر و نایاب واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے، جو لوگ صبح سے شام تک قوم کو یہ بھاشن دیتے نہیں تھکتے کہ بالغ لڑکیوں اور لڑکوں کو مرضی اور پسند کی شادی کرنے کا قانونی اور اسلامی حق حاصل ہے اور ماں باپ کو ان کے اس بنیادی انسانی حق کا احترام کرنا چاہیے، جو گھروں سے بھاگ کر شادیاں کرنے والی معصوم نوخیز لڑکیوں کے حق میں دلائل کے انبار لگاتے اور والدین کی چیخ و پکار کو جہالت، پسماندگی اور تنگ نظری قرار دیتے ہیں وہ بھی ایک عاقل و بالغ لڑکی کے بجائے اس کے والدین کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور سارے واقعہ کو مذہب کی جبری تبدیلی اور مقامی مذہبی گروہوں، با اثر وڈیروں اور ایک گدی نشین کی اقلیت دشمنی سے تعبیر کر رہے ہیں۔

اسلام آباد اور کراچی کے دانشوروں اور مذہب بیزار قوم پرستوں کے برعکس سندھ میں ذاتی و خاندانی تعلقات، بار بار مطالعاتی دوروں اور تازہ ترین رابطوں کے بنا پر یہ عرض کرنے کی پوزیشن میں ہوں کہ باب الاسلام سندھ میں نہ تو ہندو اقلیت سیاسی، سماجی اور معاشی طور پر کمزور ہے اور نہ کسی وڈیرے، جاگیردار اور گدی نشین کی باجگزار، اب تو خیر حالات بدل چکے ورنہ پندرہ بیس سال پہلے تک بڑے بڑے مسلمان سندھی جاگیردار اور مخدوم ہندو ساہوکاروں کے محتاج اور مقروض ہوتے تھے۔ قرض کی مئے پیتے اور الیکشن لڑ کر زرعی بینک کے قرضوں، ترقیاتی فنڈز میں خرد برد اور دیگر مدات سے حاصل ہونے والی آمدنی سے قرض واپس کرتے، ہندو برادری متحد ہے اور ہر اتحاد میں اپنی متحدہ طاقت کا بھرپور مظاہرہ کرتی ہے۔ ماتھیلو میں رنکل کماری کا جس خاندان سے تعلق ہے وہ گوٹھ کا مکھی ہے یعنی وڈیرہ سردار اور چوہدری جس کی جان و مال اور عزت کی طرف کوئی مائی کا لال ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

رنکل کماری نے اپنے خاندانی رسم و رواج سے تنگ آ کر پسند کی شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ اتفاق سے اس کی پسند نوید شاہ مسلمان تھا اور قبول اسلام کے بعد شادی پر آمادہ۔ اس لئے اس تعلیم یافتہ لڑکی نے والدین کے راضی نہ ہونے پر وہ قانونی راستہ اختیار کیا جو حقوق نسواں کی علمبردار فارن این جی اوز نوجوان نسل کو مادر پدر آزاد میڈیا کے پروگراموں میں دکھاتی ہیں یعنی کورٹ میرج۔ رنکل کماری نے اسلام قبول کیا، فریال کے اسلامی نام کے ساتھ سیشن جج کی عدالت میں آزادانہ بیان ریکارڈ کرایا اور نوید شاہ سے شادی کر لی۔ یہ شادی نہ تو کسی دینی مدرسے میں ہوئی اور نہ کسی مذہبی رہنما نے بندوق کی نوک پر اسے کلمہ طیبہ پڑھنے پر مجبور کیا البتہ جب ہندو برادری نے پسند کی شادی کے اس سیدھے سادے واقعہ کو اغوا اور مذہب کی جبری تبدیلی کا کیس بنا کر اچھالا اور مذہب بیزار چندہ خور قوم پرست تنظیموں نے اقلیتوں کے حقوق کا مسئلہ بنا کر نوجوان جوڑے کی زندگی کے

لئے خطرات پیدا کر دیئے تو پیپلز پارٹی کے مقامی ایم این اے میاں عبدالحق المعروف میاں مٹھو نے دونوں کی مدد ضرور کی، انہیں پناہ دی اور اپنے ہی ایم پی اے سردار احمد علی پتافی کی سیاسی مخالفت کی پروانہ کی، حتی کہ مبینہ طور پر جب صدر آصف علی زرداری نے اپنے ایم این اے پر دباؤ ڈالا تو اس کا جواب تھا کہ میں ایک مسلمان جوڑے کو آپ کی خوشنودی کے لئے بھوکے بھیڑیوں کے حوالے نہیں کر سکتا، یہ میرے ایمان کا معاملہ ہے۔

اگر یہ قدم رنکل کماری کے بجائے کسی مسلمان لڑکی نے اٹھایا ہوتا خدانخواستہ کسی غیر مسلم نوجوان سے شادی کر لی ہوتی تو جو لوگ ان دنوں سندھ میں ہندوؤں کی حق تلفی اور ایک نوجوان لڑکی کے باغیانہ طرز عمل پر نوحہ کناں ہیں خوشی کے شادیانے بجا رہے ہوتے جس طرح رو پڑی کی خاندان کی عزت اچھلنے پر ان لوگوں نے بجائے، اس لڑکی کی جرأت مندانہ حرکت پر ٹی وی پروگرام ہوتے انسانی حقوق کی کوئی تنظیم ایوارڈ کا اعلان کرتی اور وائٹ ہاؤس سے اس کو مبارکباد کا پیغام آتا مگر چونکہ رنکل کماری نے اسلام قبول کیا ہے، اس لئے حکمرانوں، قوم پرستوں، ترقی پسندوں اور انسانی و نسوانی حقوق کی تنظیموں کی نظر میں گردن زدنی ہے اور بعض سندھی اخبارات نے اودھم مچا رکھا ہے کسی کو یاد نہیں کہ لڑکی کو پسند کی شادی کا حق قانون نے دیا ہے اور مذہب تبدیل کرنے کی آزادی کا سب سے زیادہ ڈھنڈورا یہی لوگ پیٹتے ہیں جن کے ہاں ان دنوں صف ماتم بچھی ہے۔

بھرچونڈی شریف سندھ کی معروف درگاہوں میں سے ایک ہے سجادہ نشین پیر عبدالحق جماعت اہل سنت کے سربراہ اور میاں عبدالحق کے سیاسی مخالف ہیں مگر فریال اور نوید شاہ کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں باقی وکلاء اور صحافی ہندو برادری کے جارحانہ رویئے اور صدر زرداری کے طرز عمل سے نالاں ہیں اور جلوس نکال کر نوجوان جوڑے سے اظہار یکجہتی کر چکے ہیں وہ حیران ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کسی ہندو لڑکی کا مسلمان ہونا اور پسند کی شادی کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اقتدار کے ایوانوں میں ہلچل مچے اور وہ مسلمان فریال کو دوبارہ رنکل کماری بنا کر کھی کے حوالے کرنے پر تل جائیں؟ اوباما، من موہن سنگھ اور ساہوکاروں کے سامنے سرخرو ہونے کے لئے یہ تک بھول جائیں کہ روز قیامت اپنے خالق و مالک اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟ خاندان رسول سے نسبت کے دعویدار مخدوم یوسف رضا گیلانی اور سید قائم علی شاہ بھی؟

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی، ۱۷ مارچ ۲۰۱۲ء)

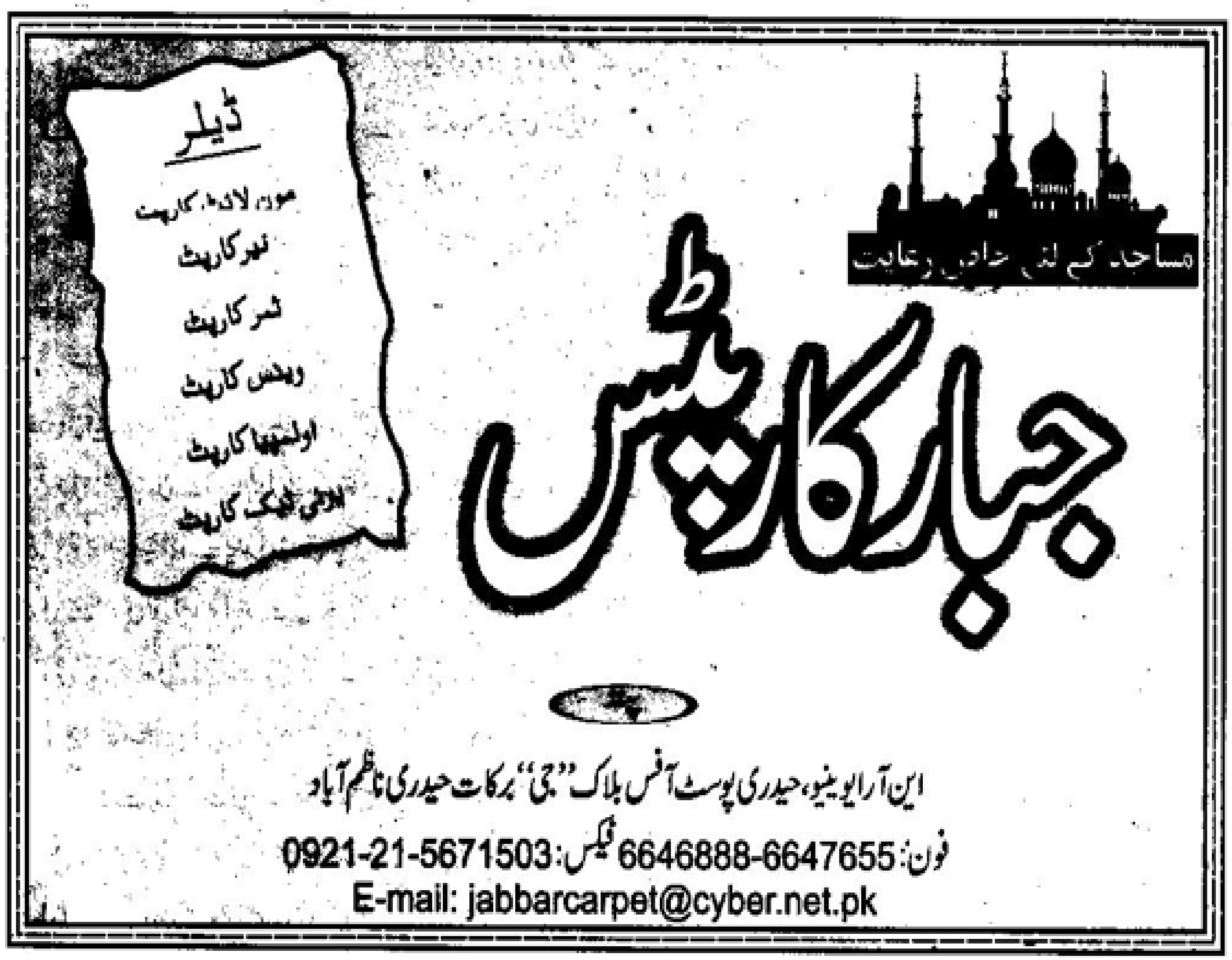

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعویٰ نبوت کی سچائی!

مولانا محمد عاشق الٰہیؒ میرٹھی

پانچویں قسط

بعض وہ لوگ تھے جن کے پاس گزشتہ زمانہ میں آئے ہوئے شاہی سفیروں کی تحریرات موجود تھیں، جن میں انہوں نے اس سفیر کے حالات واوصاف بیان کئے کھلے کھلے الفاظ میں پورے پورے پتے دیئے تھے، ان لوگوں نے ان تحریرات کو کھولا اور ملان کرنا شروع کیا تو سرمو بھی تفاوت نہیں پایا اور ہو بہو موافقت دیکھ کر کہنے لگے کہ اب اگر اس سفیر کو سچا نہ سمجھیں تو گویا گزشتہ سفرا کی تحریرات کو جھوٹا کہیں، سو کیسا دشوار کام ہے کہ اہل ملک اور قوم کا ساتھ دے کر آنکھوں پر پٹی باندھ لیں اور ایک سرے سے سب کو جھٹلاتے چلے جائیں، پھر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ مدعی سفارت نے پچھلی تحریرات اور پیشینگوئیوں کی موافقت پیدا کرنے کو یہ جملہ اوصاف اپنے اندر بہ تکلف پیدا کرلئے ہیں، کیونکہ اول تو ان کو ہماری کتابوں کے مضامین کا علم کیونکر ہوا؟ اور پھر ان اوصاف کے جمع کرلینے کی ہمت وجرأت کیسے ہوئی؟ کہ سارے اسباب سہولت فراہم بھی ہوگئے اور انہوں نے بہ تکلف ان کو قبول بھی کرلیا اور اگر سب کچھ مان لیا جائے تو پھر گزشتہ سفیروں کی اس اطلاع سے فائدہ ہی کیا ہوا؟ جبکہ کوئی جھوٹا شخص بھی بناوٹ کے ساتھ ان اوصاف کا مصداق بن سکتا ہے جو انہوں نے محض شناخت اور علامت کے لئے کئی صدی پہلے بتائے تھے، یہ ایسا کہنا بھی درحقیقت ان تحریرات کو مہمل اور ساقط الاعتبار بتانا اور سفرأ سابقین کی قدر ومنزلت کا گرا دینا ہے، اس کے علاوہ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ان اوصاف میں بعض علامتیں ایسی بھی ہیں جن پر انسان کو کسی طرح قدرت حاصل نہیں اور وہ بشری طاقت وفعل سے بالکل خارج ہیں۔ پس کیسے ہوسکتا ہے کہ اخلاقی اوصاف میں بناوٹ لو دمیں دینے کے ساتھ مثلاً اپنے چہرہ اور بدن کا رنگ بھی گندم گوں خود ہی بنالیا ہو، بالوں میں گھونگریالہ پن بھی لے آئے ہوں، قد بھی میانہ کرلیا ہو، پیدا ہوتے ہی محمدؐ اور احمدؐ اپنا نام بھی خود ہی تجویز کرلیا ہو، مکہ میں پیدا بھی اسی نیت سے خود ہوگئے ہوں کہ مجھے چالیس سال کے بعد توراۃ انجیل کی تحریر کا مصداق ہونے کا دعویٰ کرنا ہے، نسل اسماعیل میں بھی خود ہی آگئے ہوں اور ساری وہ باتیں جن کا وسوسہ بھی قبل از وقت نہیں گزر سکتا اپنی پیدائش سے پہلے ہی پیدا کرکے آج دعویٰ کرنے لگے ہوں، سو ایسا کہنا صریح حماقت اور اسی شخص کا کام ہے، جس کو عقل کا کچھ بھی حصہ نہ ملا ہو اور جب ہم کو خدا نے عقل دی، شعور دیا، سفرأ سابقین کی تحریرات سے نوازا علامات اور شناخت کے آثار بتائے، تو ہم اپنی قوم کا ساتھ دے کر اندھے بہرے کیوں بن جائیں؟ ہم سے نہیں ہوسکتا کہ ختم ہوجانے والی زندگی اور ناپائیدار دنیوی عزت وجاہ کے حریص بن کر حق سے منہ موڑیں، چنانچہ انہوں نے بھی آپ کی رسالت کا اقرار کیا اور مومن بن گئے۔

بعض وہ لوگ تھے [illegible]

سے ان کے دعوے پر دلیل چاہی اور کہنے لگے کہ اے شخص ہم کو علمی مضامین اور عقلی براہین سے نفع نہیں ہوتا۔ ہم شاہی فرمان کی طرز کتابت، مہر شاہانہ، خطابات، فصاحت وبلاغت کے اعجاز اور سفرأ سابقین کی علامتوں سے بالکل واقف نہیں ہیں، البتہ اتنا جانتے ہیں کہ جس باقدرت ذات کا تم اپنے آپ کو سفیر بتاتے ہو اس کے پاس قسم قسم کے نایاب خزانے ہیں، اور وہ انسانی طاقت سے بہت زیادہ کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ سو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو شاہی خزانوں میں سے کوئی ایسی چیز لاکر دکھاؤ جو تمہارے علاوہ دوسرا نہ لاسکے اور عالم میں ایسا تصرف کراؤ جس کا شہنشاہ کی طرف منسوب ہونا دلیل کا محتاج نہ ہو، سو اگر تم واقعی سفیر ہو تو تمہاری خاطر شاہنشاہ کو ایسا کرنا دشوار نہ ہوگا اور ہم پر تمہاری سچائی کھل جائے گی ورنہ ہم تم کو کسی طرح ماننے والے نہیں ہیں۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:2545573

سفیر کو بحیثیت سفارت اس کی ضرورت نہ تھی کہ ایسی درخواستیں منظور کرے اور ایسا راستہ کھول دے جس میں ہر شخص کو عالم میں بھلے بُرے تغیر اور انقلاب عظیم پیدا کرنے کی درخواست کا موقع ملے، اس لئے اول ان کی درخواست میں تامل کیا کہ امن عام میں فتور پیدا کرنے والی تو نہیں ہے، اس کے بعد ان کی طبیعت کو ٹٹولا اور طلب کو جانچا جوان کے انداز تقریر اور بشرہ سے ظاہر ہو رہی تھی کہ در حقیقت اپنا شبہ رفع کرنا اور اس کو میری سفارت کی شناخت قرار دینا منظور ہے یا امتحان اور مذاق کے درجہ میں بازیچۂ اطفال بنانا مقصود ہے؟ اور جب دونوں باتوں میں اطمینان ہو گیا تو جواب دیا کہ بہت اچھا انشاء اللہ میں تمہاری خواہش پر ایسی دلیل بھی پیش کردوں گا جس کو آنکھیں دیکھ سکیں اور کان سن سکیں۔ اس کے بعد ان کی الگ الگ درخواست کے موافق آپ نے درخت کو بلایا تو وہ آدمی کی طرح آیا اور آپ کی شہادت دے کر واپس چلا گیا، کھجوروں کا گچھا حیوان کی طرح درخت سے اترا اور آپ کی سفارت کا اقرار کرکے اتر گیا، انگلیوں کی گھائیوں سے چشمے کی طرح پانی ابلا اور صدہا مخلوق چند گھونٹ پانی سے سیر ہو گئی، چند چھٹانک گیہوں کا آٹا کئی سو بھوکے آدمیوں کو کافی ہو گیا، ایک پیالہ دودھ نے بیسیوں پیاسوں کو چھکا دیا، آسمان پر انگلی کا اشارہ کرنے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ غرض عالم علوی میں وہ وہ تصرفات دکھائے جن کے متعلق تھوڑی سی عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ شاہنشاہی حکم کے بغیر انسان سے ہونا ان کا محال ہے، یہ باتیں دیکھ کر ان کے شبہات مٹ گئے اور خداوندی عظمت نے ان کے دلوں پر غلبہ کیا اور وہ بھی بغاوت چھوڑ کر صلحا کے گروہ میں آملے۔

بعض وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ کی دی ہوئی غیبی اطلاعوں میں غور کیا کہ نمرود کا زمانہ گزرے ہوئے مدت ہوئی، سیدنا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو اٹھے ہوئے قرن گزر گئے، قارون و فرعون کو مرے ہوئے صدیاں ہو چکیں، مگر مدعی سفارت سے جس کا حال پوچھے وہ صحیح صحیح سن لیجئے اور ان واقعات سے ملا لیجئے جو ان کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے پاس صدیوں سے محفوظ ہیں: سو نوح علیہ السلام کے طوفان کا قصہ فرعون کے ساتھ بنی اسرائیل کے واقعات، پھر فرعونی لشکر کا غرق اور تہ و بالا ہونا، عیسیٰ بن مریمؑ کا بطن مریم سے پیدا ہو کر گہوارہ میں کلام کرنا، قارون کا زمین میں دھنسنا، عاد و ثمود اور ارم ذات العماد کا برباد ہونا کہ مخلوق کے پاس علیحدہ علیحدہ قوموں کے متفرق اوراق میں لکھا ہوا ہے مگر وہ سب یکجا ان سے سن لیجئے، لقمان کا پدرانہ شفقت کے ساتھ بیٹے کو نصیحت کرنا، اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا فرزندانہ ادب کے ساتھ باپ کو ایمان کی ترغیب دینا، فرعون کا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو دھمکانا، سیدنا یوسفؑ کا باپ سے بحالت بے کسی جدا ہو کر مصر کے سرسبز ملک کا تخت و تاج سنبھالنا، عمالقہ کا عروج، سلیمانی سلطنت اور ہوا و طیور و جنات پر حکومت، طالوت کی سپہ سالاری، جالوت کا غارت ہونا، سبا کی شادابی اور پھر سیل عرم سے تباہی، غرض ممالک مختلفہ کے قصص عجیبہ اور حکایات صادقہ کے متعلق کس طرح کہہ دیا جاوے کہ محمدؐ نے سب سن سنا کر جمع کر لئے اور پڑھنے لکھنے میں عمر گزارے بغیر ان کو ایسے انداز پر ادا کرنا بھی سیکھ گئے جن سے ان کی واقفیت خود بخود ٹپک رہی ہے کہ نصائح میں نرمی کا طرز ہے اور دھمکیوں میں جلال و جبروتی انداز برس رہا ہے۔ حکایات سکون و راحت میں مسرت محسوس ہو رہی ہے اور تباہی و بربادی کے قصص میں حزن و اسف کا رنگ جھلک رہا ہے، پھر آئندہ واقعات کے متعلق دیکھئے تو جو لفظ مدعی سفارت کی زبان سے نکلتا ہے وہ گویا دیکھا ہوا نکلتا ہے، پس کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ یہ دعویٰ جھوٹا ہے اور انہوں نے کسی ذاتی نفع کی توقع پر اس کو گھڑ لیا ہے، چنانچہ ان کو بھی اپنی روش سے وحشت ہوگئی اور سفیر کے پاس آکر حلقہ بگوش ہوئے۔ (جاری ہے)

ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا فقیر محمد انتقال کر گئے

۷۷ برس کی عمر پائی، دینی، مذہبی، سیاسی اور سماجی راہنماؤں کا اظہار افسوس

فیصل آباد (بیورو رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد طویل علالت کے بعد ۷۷ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ دوپہر ۲ بجے الٰہی جامع مسجد گول ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد میں ادا کی گئی۔ انہوں نے ۵۰ برس تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قلمی جدوجہد کی۔ انہوں نے پسماندگان میں ۲ بیٹیاں اور ۲ بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ وہ سیٹلائٹ ویلفیئر سوسائٹی ڈی ٹائپ کے نام سے سماجی خدمات سرانجام دینے کے لئے بھی سرگرم رہے۔ انہوں نے ریل بازار کے قریب کوآپریٹو بلڈنگ میں اپنی دکان کے اندر ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کر رکھا تھا، جہاں فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے مصروف عمل رہتے۔ انہیں کسی بھی جگہ سے قادیانیت کی شرپسندی کے بارے میں اطلاع ملتی تو قلمی اور عملی طور پر اس کی سرکوبی کے لئے سرگرم عمل ہو جاتے۔ مولوی فقیر محمد کے میڈیا کے ساتھ مثالی تعلقات تھے اور تمام الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا کے ساتھ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی اور سماجی مسائل کے حل کے لئے رابطے میں رہتے تھے۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۱۸ مارچ ۲۰۱۲ء)

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس.... فیصلے.... تجاویز!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۱؍مارچ بروز اتوار دس بجے صبح دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مرکزی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے کی۔

اجلاس میں مجلس کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف اسلام آباد، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا نورالحق نور پشاور، علامہ احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم، قاری خلیل احمد سکھر، قاضی عزیز الرحمن رحیم یارخان، حاجی سیف الرحمن بہاول پور، مولانا بشیر احمد راجن پور، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، قاضی فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ، قاری انوارالحق، مولانا عبدالواحد کوئٹہ، مفتی ظفر اقبال کبیر والا، قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، جناب ممتاز احمد انگلینڈ نے شرکت کی۔

گزشتہ اجلاس کی کاروائی کی خواندگی مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے کی اور حضرت الامیر دامت برکاتہم نے توثیقی دستخط فرمائے۔ گزشتہ سال انتقال فرمانے والے مرحومین کی مغفرت کی دعا کی گئی۔

مولانا جالندھری نے بتلایا کہ جماعت میں ۳۹؍مبلغین پورے ملک میں دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ۲۸؍افراد مدرسین، خدام، معاون مبلغین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ملک بھر میں پورے سال ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوتی رہتی ہیں اور اجتماعات کا سلسلہ اندرون وبیرون ملک جاری رہتا ہے۔ کچھ مقامات پر بین الاضلاعی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں۔ امسال ۷؍اپریل کو ساہیوال، ۱۴؍اپریل کو پھالیہ منڈی بہاؤالدین، ۲۱؍اپریل کو باغبانپورہ لاہور تجویز کی گئی ہیں۔

ردقادیانیت کورسز:

ملک بھر میں ردقادیانیت کورسز کا سلسلہ پورے سال جاری رہتا ہے۔ بڑا کورس چناب نگر میں ہوتا ہے۔ جس میں سینکڑوں علمائے کرام، مدارس عربیہ کے منتہی طلبہ، عصری تعلیمی اداروں کے تربیت یافتگان شرکت کرتے ہیں۔ کورسز میں ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کئے جاتے ہیں۔ سالانہ سہ ماہی کورس گزشتہ سال دفتر مرکزیہ میں شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ میں منعقد ہوا جس میں انیس علمائے کرام نے شرکت کی۔ جن میں مولانا مختار احمد کو تھرپارکر، مولانا ریاض احمد کو شیخوپورہ، مولانا محمد اسلم کو خوشاب، مولانا خالد عابد کو سرگودھا میں معاون مبلغ، مولانا صفدر حسین کو لائبریری دفتر مرکزیہ اور مولانا عبدالرحمن کو مرکز ختم نبوت کی مسجد کا موذن مقرر کیا گیا۔ مجلس شوریٰ نے تقرریوں کی توثیق کی۔ طے کیا گیا کہ ملک بھر میں بنات اور خواتین میں کورسز کا اہتمام کیا جائے۔ تاکہ خواتین بھی قادیانیت کے دجل وفریب سے آگاہ ہوسکیں۔ نیز جہاں جہاں کورس منعقد ہوں وہاں اہتمام کے ساتھ لٹریچر بھی تقسیم کیا جائے۔ الحمدللہ! ملک بھر میں بیداری کی لہر موجود ہے۔ مسلمانان پاکستان قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو کسی صورت میں برداشت نہیں کرتے۔

قبول اسلام:

مولانا اللہ وسایا نے قادیانیوں کے قبول اسلام کی رپورٹ پیش کی۔ مولانا نے بتلایا کہ تونسہ شریف کی معروف قادیانی فیملی قیصرانی خاندان سے سردار امام بخش قیصرانی گزشتہ دنوں حضرت الامیر دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ گجرخان کے علاقہ میں پچاس قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ ۱۶۵؍قادیانی خاندان انڈونیشیا میں مسلمان ہوئے۔ مولانا نے ہاؤس کو بتلایا کہ قادیانیت اپنی جگہ سے ہلی ہوئی ہے۔ مولانا نے بتلایا کہ سرائے نورنگ کے معروف قادیانی صاحبزادہ فیملی کے آٹھ افراد نے اسلام قبول کیا۔ اراکین شوریٰ نے کہا کہ اس قسم کے واقعات کا تذکرہ اپنے رسائل اور اجتماعات میں ضرور کیا جائے۔ اس سے اسلام قبول کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

مجلس کے زیر اہتمام مدارس:

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے بتلایا کہ مجلس کے زیر اہتمام چھوٹے بڑے تقریباً ایک درجن مدارس کام کررہے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

جامعہ ختم نبوت چناب نگر: مجلس کے زیر اہتمام بڑا ادارہ چناب نگر میں واقع ہے۔ جس میں تین سو مسافر طلبہ کرام زیر تعلیم ہیں۔ جن میں سے نوے درجہ کتب میں ہیں۔ درجہ کتب خامسہ تک ہے۔ دو سو سے زائد طلبہ درجہ قرآن پاک میں ہیں۔ پانچ اساتذہ کرام حفظ میں کام کر رہے ہیں۔ سات اساتذہ کرام درجہ کتب اور اسکول میں۔ دارالہدیٰ پرمٹ: نوے طلبہ کرام دارالہدیٰ پرمٹ میں زیر تعلیم ہیں۔ تین اساتذہ کرام پڑھاتے ہیں۔ مدرسہ ختم نبوت گوجرانوالہ: جامع مسجد ختم نبوت ککنی والا ہاشمی کالونی میں قائم مدرسہ میں پچیس مسافر طلبہ کرام ہیں۔ جامع الصادق بہاول پور: جامع مسجد الصادق بہاول پور میں حفظ کی کلاس ہے۔ جس میں مقامی طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ دفتر مرکزیہ ملتان: میں قائم مدرسہ میں مقامی بچے قرآن پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم میں مصروف ہیں۔ بخاری مسجد کنری: میں مدرسہ تعلیم القرآن کامیابی سے چل رہا ہے۔ جس میں بنین وبنات دونوں کے شعبے کام کر رہے ہیں۔ مرکز ختم نبوت جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن لانڈھی کراچی میں دو اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم قرآن کا شعبہ کامیابی کی طرف گامزن ہے۔ ٹالپی تھر پارکر: میں مسجد، مدرسہ، خطیب ومبلغ کا نظم مجلس چلا رہی ہے۔ مدرسہ کے متصل پلاٹ ملنے کی توقع ہے۔ اگر مل جائے تو بنات کے مدرسہ کی تعمیر کی اجازت دی جائے گی۔ تجر چانگ سندھ میں مدرسہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ جس میں ہر سال کانفرنس بھی منعقد ہوتی ہے۔ جابہ، کوٹری، لاہور میں مدارس کا سلسلہ جاری ہے۔ گوجرہ میں وقف شدہ پلاٹ پر مسجد کی تعمیر کا سنگ بنیاد گزشتہ دنوں حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے رکھا ہے۔

اسیران ختم نبوت

مجلس کریمنل کیسوں میں کبھی بھی ملوث نہیں رہی۔ لیکن بعض مقامات پر مسلمان قادیانی جارحیت کا شکار ہوتے ہیں تو مجلس مظلوم مسلمانوں کی قانونی ومالی امداد کرتی ہے۔ ناجائز کیسوں میں ملوث اسیران کو جیل اور گھروں میں وظائف دیئے جاتے ہیں۔ مہنگائی کے تناسب سے اضافہ کی اجازت دی گئی۔

بنگلہ دیش: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ بنگلہ دیش کی خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین ہیں نے بتلایا کہ بنگال کا مسلمان قادیانی کے مقابلہ میں متحرک وفعال ہے۔ آئینہ قادیانیت کا بنگلہ زبان میں ترجمہ ہوا۔ کمپوزنگ ہوئی کی توثیق کی گئی۔

سری لنکا: حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ مرکزی نائب امیر کی قیادت میں ایک وفد نے سری لنکا کا دورہ کیا۔ سری لنکا میں مجلس کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت وتقسیم کا عمل جاری ہے۔

انڈونیشیا: میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جاچکی ہے۔ مساجد کے نام پر قادیانیوں کی عبادت گاہیں سیل کی جاچکی ہیں۔ علمائے کرام کے مشورہ سے وہاں کی وزارت مذہبی امور نے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی ہوئی ہے۔ قادیانی اسلام کے نام سے تبلیغ نہیں کرسکتے۔ اسلام کا نام استعمال نہیں کرسکتے۔ الحمدللہ! ان کے مراکز ناکام ہوچکے ہیں۔

یورپ سے قادیانیوں کا سفرحج: امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور دوسرے یورپی ممالک سے قادیانی اپنے آپ کو مسلمان شو کرکے حج کے لئے جاتے ہیں۔ سعودی گورنمنٹ سے وفود ملے۔ خط وکتابت کا سلسلہ جاری ہے۔ سعودی گورنمنٹ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر کوئی قادیانی دھوکہ کے ساتھ سفرحج پر آجائے تو معلوم ہونے پر اسے واپس کردیا جائے گا۔ یورپ کے مسلمان ایمبیسڈرز سے مل کر حل نکالیں۔

پشاور میں کام کی رفتار:

مجلس خیبر پختونخواہ کے امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے ہاؤس کو بتلایا کہ پشاور کی ۹۲ یونین کونسلوں میں جس یونین کونسل میں قادیانیوں کی سرگرمیاں تھیں۔ تین سال سے زائد عرصہ ہورہا ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ جاری ہے۔ عبادت گاہ پر تالا لگا ہوا ہے۔ وہ اپنی زمین بیچنا چاہتے ہیں۔ کوئی خریدار نہیں۔ تین ویب سائٹس کام کررہی ہیں۔ بلوچستان بھر میں کانفرنسوں کی اجازت دی گئی۔ مرکزی شعبہ تبلیغ کو مزید موثر بنانے کی تجاویز زیر غور آئیں۔

امسال چناب نگر کانفرنس ۴،۵ اکتوبر کو منعقد کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے امور زیر غور آئے۔ اجلاس میں مبلغین کی کارکردگیوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ ☆☆☆

ضلع ٹوبہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی تبلیغی وجماعتی مصروفیات

ٹوبہ ٹیک سنگھ .... ۳؍مارچ بروز ہفتہ صبح کے وقت چک نمبر ۵۰۷ گ ب ماموں کانجن میں ''عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان سے ایک تربیتی واصلاحی اور سوالاً جواباً پروگرام ہوا، جس میں علماء کرام اور خواتین وحضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خبیب احمد نے ''عقیدۂ ختم نبوت ... قرآن وحدیث اور صحابہ کرامؓ واکابرین کی نظر میں'' اور تقابل ادیان، یہودیت ونصرانیت اور اسلام کے حوالہ سے بیان کیا، جبکہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت اور جماعتی سرگرمیوں کے بارے میں سوالات کے جوابات دیئے۔ بعد نماز ظہر مولانا مدظلہ نے جامعہ حسینؓ بن علی پیچلار میں طلباء سے خطاب کیا۔ ۴؍مارچ ۲۰۱۲ء بروز اتوار جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں درس قرآن کریم کا آغاز کیا۔

امراضِ مرزا قادیانی!

"روئے زمین پر کچھ لوگ تو وہ ہوتے ہیں جو وقتی ابتلاء وآزمائش میں صرف اس لئے ڈالے جاتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان ویقین کا امتحان لے کر اپنی سرخروئی سے سرفراز فرمائے لیکن کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ان کے سیاہ کارناموں کے باعث ڈھیل دیتا ہے، پھر جب اللہ کی پکڑ آتی ہے تو فرار کے تمام راستے مسدود ہو جاتے ہیں اور عاصی وطاغی شخص روئے زمین پر عبرت کا مرقع بن جاتا ہے۔

مرزا قادیانی بھی انہی لوگوں میں سے ایک تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے ڈھیل دی اور جب پکڑ فرمائی تو عاد وثمود کی طرح مرزا قادیانی کا عبرت کا مجسمہ بن گیا، اس کے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے متضاد دعاوی کی طرح اس کو لاحق امراض بھی کچھ اس قسم کے تھے کہ یونان کے حکماء اور بنگال کے جادوگر بھی سر پکڑ کر بیٹھ جائیں۔ ذیل کے مضمون میں مرزا قادیانی کی مختلف النوع اور سب رنگ بیماریوں کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔" (ناصر الدین مظاہری)

پانچویں قسط

مولانا نور محمدؒ تانڈوی

کیا خود مسیح مریض ہے:

ایک اور طرح سے مرزا صاحب کی نبوت والہام کی تردید کی جارہی ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی کئی کتابوں میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور کہیں یہ لکھا ہے کہ نہیں بلکہ میں مثیل مسیح ہوں اب دونوں دعوؤں کے حوالے پیش کئے جارہے ہیں۔

مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت:

(۱) اور وہ یہی راقم (مرزا) ہے جو خادم نوع انسان ہے جو مسیح موعود ہو کر مسیح علیہ السلام کے نام پر آیا اور مسیح نے میری نسبت انجیل میں خبر دی ہے۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۳۶)

(۲) آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۹)

(۳) منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد۔ (تریاق القلوب ص ۳)

(۴) اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اسی وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز (مرزا قادیانی) کے دعویٰ نہیں کیا کہ مسیح موعود ہوں۔ (ازالہ اوہام ص ۶۸۳ جلد ۲)

(۵) مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۱۸ جلد ۱۰)

(۶) میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشین گوئیاں ہیں کہ وہ آخر زمانے میں ظاہر ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۵)

مرزا صاحب کا مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

(۱) اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ (تبلیغ رسالت ص ۱۲۱ جلد ۲)

(۲) اس عاجز (مرزا) نے جو مثیل ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں...... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ مسیح ابن مریم ہوں۔ (ازالہ اوہام کلاں ص ۷۷ ج ۱)

(۳) اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

(۴) اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (کشتی نوح ص ۴۹)

نوٹ: مرزا صاحب کی ایک عبارت تشبیہ کے بارے میں قابل دید ہے، اہل علم حضرات ملاحظہ فرمائیں اور مرزا صاحب کی علمیت کی داد دیں، لکھتے ہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے۔ (تبلیغ رسالت ص ۱۸، ج ۳، ست بچن کا حاشیہ ص ۱۶۳ ب۔ب)

مرزا صاحب نے مندرجہ بالا عبارت میں مسیح موعود اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اگرچہ ان دونوں دعوؤں کا اختلاف وتضاد ہی مرزا صاحب کے مراقی ومالیخولیائی ہونے کی ایک کھلی ہوئی دلیل ہے لیکن مجھ کو اس وقت اس اختلاف دعویٰ سے کوئی سروکار نہیں بلکہ خواہ وہ مسیح ہوں یا مثیل ان دونوں صورتوں میں یہ دیکھنا ہے کہ مسیح ابن مریم کی جگہ پر مرزا صاحب مثیل مسیح بن کر آئے ہیں قدرتی طور پر ان کی نمایاں خصوصیت شفا بخشی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو احیاء موتیٰ کے ساتھ ہی ساتھ دست شفاء کا بھی معجزہ عطا فرمایا تھا اسی وجہ سے وہ سراپا شفاء مسیح زمان تھے اور ہزاروں مایوس العلاج اور پیچیدہ امراض کے مریض محض آپ کے دست مبارک سے شفایاب ہو جاتے تھے، چنانچہ آج بھی ان طبیبوں اور حکیموں کو جن کے ہاتھوں سے اکثر وبیشتر مریض وبیمار صحت یاب ہوتے ہیں ان کو مسیح زمان، مسیح الملک، مسیحائے وقت کے

معزز خطاب سے سرفراز کیا جاتا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ اس میں مسیح ابن مریم کی مسیحائی وشفا بخشی کام کررہی ہے جب یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی کہ مسیح ابن مریم قدرتی طور پر سراپا شفا اور مجسمہ صحت اور مسیحائے زماں تھے تو لامحالہ وہ ہر قسم کے امراض و بیماریوں خصوصیت کے ساتھ "امراض خبیثہ" سے ضرور پاک وصاف ہوں گے نہیں بلکہ تھے ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو شفا بخشی کا معجزہ بھی دیا جائے اور دوسری طرف وہ ہر قسم کے امرض کے شکار بھی ہوں تو یہ معجزہ کیا ہوا بلکہ ایک مضحکہ خیز تماشہ اور مذاق ہے اور دنیا یہ کہے گی کہ مژدہ باد اے مرگ خود مسیحا آپ ہی بیمار ہیں اوروں کے بیماروں کا کیا علاج ہوگا جس مسیحائے کا "تن ہم داغ داغ اور چھلنی ہورہا ہے، اس لئے یہی حضرت مسیحائے علیہ الصلوۃ والسلام ہر قسم کے امراض بالخصوص امراض خبیثہ مثلاً دران سر، کثرت پیشاب، ذیابیطس مراق، مالیخولیا وغیرہ وغیرہ سے مبرہ ومنزہ تھے۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی ایسے مسیح کی جگہ پر جو سراپا شفا اور ہر قسم کی بیماریوں سے پاک تھے مسیح موعود یا مثیل بن کر آنے کو تو آئے مگر سراپا مرض اور دائم المرض تھے اور گونا گوں امراض کے شکار اور متعدد عوارض کے نشانہ اور ان کی اس زبوں حالی، دائم المرضی بلکہ سراپا بیماری کو دیکھنے کے بعد یہ یقین ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ مسیحیت اور مثلیت میں بھی جھوٹے تھے اور جب وہ اپنے اس دعویٰ مسیحیت میں جو دعویٰ نبوت سے ادنیٰ درجہ رکھتی ہے وہ جھوٹے ثابت ہوئے تو دعویٰ نبوت جو کہ اس سے اعلیٰ درجہ میں ہے بدرجہ اولیٰ جھوٹے ہوں گے، بلکہ ہیں اور تمام یہ بے سروپا باتیں اور بے ربط دعوے اس لئے واقعات کے مطابق نہیں کہ یہ ایک ایسے دماغ سے نکلی ہیں جن میں مراق و مالیخولیا کی کارفرمائیاں جلوہ گر ہیں اسی وجہ سے خود مرزا صاحب بھی اپنے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ ممکن ہے، (نہیں بلکہ واقع ہے) کہ کوئی لوگ میری ان باتوں پر (مثل دعویٰ مسیحیت ونبوت و دیگر تمام بے سروپا باتوں پر) ہنسیں گے یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں۔ (ضرور کہیں گے) کیونکہ یہ باتیں دنیا کی سمجھ سے بڑھ کر ہیں اور دنیا ان کو شناخت نہیں کرسکتی۔

(کشف الغطا ص ۱۲)

علاج مالیخولیا ایک اور طرح سے:

اس امر کو ثابت کیا جارہا ہے کہ مرزا صاحب مراق و مالیخولیا میں مبتلا تھے کیونکہ اس مرض کا علاج عموماً مفرحات، مقویات، دل و دماغ و دیگر ایسی چیزوں سے کیا جاتا ہے جو اعضاء رئیسہ کے لئے مفید و مقوی ہوتی ہیں، چنانچہ طب کی کتابوں میں اس مرض کے مریض کے حسب حال کیا کیا چیزیں مفید ہوتی ہیں اس کا تذکرہ کیا جارہا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بہر حال از برائے صاحب مرض (مراق مالیخولیا) تفریح وانبساط واستراحت وتقویت قلب و دماغ تنویم نافع ترین اشیاء است۔

(اکسیر اعظم ص ۱۹۰ جلد ۱)

(۲) وبالخاصیت مفرح ومقوی اعضاء رئیسہ و حرارت عزیزی واعضاء ظاہری وباطنی اند کہ حواس باطنی ظاہری از سامعہ وباصرہ وشامہ وذائقہ وباندک کی وجہت مالیخولیا نافع است۔

(محیط اعظم ص ۸۸ جلد ۲، بیان خواص مشک)

(۳) قانون علاج مالیخولیا آنست کے مبالغہ در ترطیب نمائند ومعدہ لک در استفراغ سودا قصور نکند۔

(اکسیر اعظم، ص: ۱۹۰)

(۴) ہموارۂ سروکف پاہ ودست رابروغن بنفشہ وبادامے وخشخاش وکدو وکاہو چرب درانند۔

(حوالہ بالا)

(۵) مالیخولیا کے لئے شراب نہایت مفید ہے۔ (ترجمہ موجز ص ۹۴ طبع اول از حکیم محمد حسین لاہوری)

طب کی مندرجہ بالا کتابوں کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوگئی مرض مراق مالیخولیا میں مشک، عنبر، زعفران، روغن بادام وخشخاش و دیگر مقویات و مفرحات کا استعمال ضروری ہے چنانچہ مرزا صاحب بھی تمام مقوی مفرح، مسمی دوائیں وہ چیزیں بڑی کشادہ دلی وسخاوت کے ساتھ استعمال کرتے تھے، اس کے لئے مرزا صاحب کے ایک باوفا مرید حکیم محمد حسین مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور کا رسالہ خطوط امام بنام غلام پیش کیا جاتا ہے جن میں حکیم صاحب نے مرزا صاحب کے وہ تمام فرمائشی خطوط جو مشک وغیرہ و دیگر مقویات ومفرحات کے لئے لکھے گئے ہیں جمع کردیئے ہیں حکیم صاحب کی اپنی بنائی ہوئی ایک مایہ ناز دوا مفرح عنبری جس کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ وہ یاقوت، مروارید، مرجان نسیب، کہربا، کستوری، زعفران وغیرہ کا ہردلعزیز مرکب مفرح عنبری بڑی محنت سے تیار ہوگیا ہے۔ قیمت ایک ڈبہ ۵/روپے۔ (خطوط امام بنام غلام ص:۲)

چونکہ یہ تمام اجزاء مذکور مالیخولیائے مراق کیلئے ازحد مفید ہیں اس لئے ان اجزاء کا مرکب مفرح عنبری نامی دوا کا استعمال مرزا صاحب کثرت سے کیا کرتے تھے چنانچہ حکیم صاحب ازراہ فخر ومباہات لکھتے ہیں کہ، میں اپنے مولیٰ کریم کے فضل سے اس کو بھی اپنے لئے بے اندازہ فخر وبرکت کا موجب سمجھتا ہوں کہ حضور (مرزا آنجہانی) اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے حضور کو چونکہ دورۂ مرض کے وقت اکثر مشک و دیگر مقوی دل ادویات کی ضرورت رہتی تھی جو اکثر میری معرفت جایا کرتی تھیں۔ (خطوط امام ص:۸)

مراق مالیخولیا کے لئے مشک مفید ہے:

جیسا کہ کتب طب کے حوالہ مذکورہ نمبر ۲ سے آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اس مرض کے لئے مشک

بیحد مفید ومقوی ہے اس کے استعمال سے اعضاء رئیسہ خواص ظاہری وباطنی کو کافی تقویت پہنچتی ہے، چنانچہ مرزا صاحب بڑی دریا دلی سے مشک عنبری استعمال کرتے تھے اس کے لئے حکیم محمد حسین مرزائی کو لکھتے ہیں کہ:

(۱) آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جس میں ریشہ اور جھلی اور صوف نہ ہوں اور تازہ خوشبودار ہو بذریعہ ریلوے ارجنٹ پارسل ارسال فرمائیں کیونکہ پہلی مشک ختم ہوچکی ہے اور باعث دورہ مرض (مراق مالیخولیا) ضرورت رہتی ہے۔ (خطوط امام ص:۶)

(۲) پہلی مشک ختم ہوچکی ہے اس لئے پچاس روپیہ بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں آپ دو تولہ مشک خالص دو شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ یعنی تولہ تولہ ارسال فرمائیں۔ (خطوط امام ص:۲)

(۳) آپ بیشک ایک تولہ مشک بقیمت (۳۶) روپیہ خرید کرکے بذریعہ وی پی بھیج دیں ضرور بھیج دیں۔ (خطوط امام ص۳)

(۴) پہلی مشک جو لاہور سے آپ نے بھیجی تھی وہ اب نہیں رہی آپ جاتے ہی ایک تولہ مشک خالص جس میں چھیچھڑا نہ ہو اور بخوبی جیسا کہ چاہئے، خوشبودار ہو ضرور ویلیو کراکر بھیج دیں جس قدر قیمت ہو مضائقہ نہیں (کیونکہ مال مفت دل بے رحم بھی تو ہے) مگر مشک اعلیٰ درجہ کی ہو چھیچھڑا نہ ہو اور جیسا کہ عمدہ اور تازہ مشک میں تیز خوشبو ہوتی ہے وہی اس میں ہو۔ (ص:۶)

(۵) اور اس عاجز (مرزا آنجہانی) کی طبیعت آج بھی علیل ہو رہی ہے ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے مجھ آں مکرم نے کسی قدر مشک دیا تھا وہ نہایت خالص تھا اور مجھ کو بہت فائدہ ہوا، بازاری چیزیں مغشوش ہوتی ہیں خاص کر مشک یہ تو مغشوش ہونے سے خالی نہیں ہوتی چونکہ میری طبیعت گری جاتی ہے اور ایک سخت کام کی محنت سر پر ہے اس لئے تکلیف دیتا ہوں کہ ایک خاص توجہ اس طرف فرمائیں اور مشک کو ضرور دستیاب کریں بشرطیکہ وہ بازاری نہ ہو کیونکہ بازاری کا تو چند دفعہ تجربہ ہوچکا ہے اگر مشک دو ماشے یا تین ماشے ہو وہ بالفعل کفایت کرے گا مگر عمدہ ہو اگر اصلی نافہ جو مصنوعی نہ ہو مل جائے تو نہایت اچھا ہے مگر جلد ہو۔ (خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۳ راگست ۱۸۹۲ء، مکتوبات احمدیہ ۱۲۱/۲ جلد ۵)

(۶) کل سے میری طبیعت علیل ہوگئی ہے کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے سخت درجہ کا عارضہ لاحق حال ہوا اور ایک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی.......... ایسے وقتوں میں ہمیشہ مشک کام آتی ہے اس وقت مشک جو بمبئی سے آپ نے منگوا کر بھیجی تھی لیکن طبیعت کی سخت سرگردانی اور دل کے اضطراب کی وجہ سے وہ مشک کھولنے کے وقت زمین پر متفرق ہوکر رہ گئی اور ہوا چل رہی تھی ضائع ہوگئی اس لئے مجھے دوبارہ آپ کو تکلیف دینی پڑی یہ مشک بڑی عمدہ تھی اس دوکان سے ایک تولہ مشک لیکر جہاں تک ممکن ہو جلد ارسال فرمائیں کہ دورہ (مرض مراق) کا سخت اندیشہ ہے۔ (مکتوبات احمدیہ ص۲۸ رجلد ۵)

(۷) یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قدر سخت حملوں سے وہ بچا لیتا ہے کل کی تاریخ عنبر بھی پہنچ گیا۔ (مکتوبات ۶۷)

(۸) عنبر سفید درحقیقت بہت ہی نافع معلوم ہوا تھوڑی خوراک سے دل کو قوت دیتا ہے اور دوران خون تیز کردیتا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ایسی بیماری مراق وغیرہ دامن گیر ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

(مکتوبات ۶۸ مکتوبات احمدیہ ص۲۶ ر۲۷ ج۲ حصہ اول)

(۹) آج رات پھر اس کا سخت دورہ ہوا اس حالت میں صرف عنبر یا مشک فائدہ کرتا ہے، رات دس خوراک کے قریب مشک کھایا پھر بھی دیر تک مرض کا جوش رہا۔

(مکتوبات احمدیہ ص۹۸ ج۵ ر مکتوبات ۴)

(۱۰) سر کے دورے اور سردی کی تکلیف کیلئے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ نہایت اعلیٰ قسم کا منگوایا کرتے تھے یہ مشک خریدنے کی ڈیوٹی آخری ایام میں محمد حسین صاحب لاہوری موجد مفرح عنبری کے سپرد تھی عنبر اور مشک دونوں مدت تک سیٹھ عبدالرحمن مدراسی کی معرفت بھی آتے رہے مشک کی تو اب اس قدر ضرورت رہتی کہ بعض اوقات سامنے رومال میں باندھ رکھتے تھے کہ جس وقت ضرورت ہوئی فوراً نکال لیا۔

(سیرۃ المہدی ص:۱۳۷، ج:۲)

چونکہ مراق مالیخولیا میں از روئے طب مشک عنبر کا استعمال بیحد مفید ہے اس لئے مرزا صاحب بڑی دریا دلی سے ان دونوں چیزوں کا استعمال کرتے رہے تاکہ اس مرض کے حملوں اور دوروں سے محفوظ رہیں لیکن بقول مرزا صاحب اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ایسی بیماری دامن گیر ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے مگر باوجود ان چیزوں کے کثرت استعمال کے پھر بھی مرض کا جوش باقی رہتا ہی رہا تاکہ دنیا دیکھ لے کہ ظالم مجرموں سے ذلیل ورسوا کرتی ہے۔

(جاری ہے)

کاش! ہم عقاب ہوتے

لطیف پریشان

ایک مرتبہ ایک کسان کو ایک عقاب کا ویران گھونسلا دکھائی دیا، جس میں ایک انڈہ موجود تھا، جو تازہ معلوم ہورہا تھا، کیونکہ ہنوز گرم تھا، کسان انڈہ لے کر گھر آیا اور مرغی کے نیچے رکھ دیا، مرغی اپنے انڈوں کے ساتھ عقاب کے اس انڈے کو بھی سینے لگی، چند روز بعد مرغی کے چوزوں کے ساتھ اس انڈے میں سے عقاب کا بچہ بھی نکل آیا، وہ بھی چوزوں کے ساتھ خود کو چوزہ سمجھ کر پروان چڑھنے لگا، دن بھر چوزہ [illegible] چگتا رہتا تھا، اس کی تمام عمر صحن میں زمین پر گزر گئی اور وہ شاذ و نادر منہ اٹھا کر اوپر دیکھتا۔ جب وہ بہت بوڑھا ہوگیا، تب اسے حیرت انگیز منظر دیکھنے کو ملا، اور بلندی میں ایک عقاب محو پرواز تھا، اس عقاب کو شان بے نیازی سے پرواز کرتے دیکھ کر اس بوڑھے عقاب نے حسرت سے آہ بھری اور خود کو مخاطب ہوکر کہنے لگا: کاش میں بھی ایک عقاب ہوتا۔

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے ہمیں مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ:

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہین ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

لاریب ہمارا بسیرا پہاڑوں کی چٹانوں میں ہوتا، اگر فرنگی قائداعظم کو دھوکا نہ دیتے اور دھوکے سے ان کی جیب میں ظفر اللہ خان جیسے کھوٹے سکے نہ ڈال دیتے اور یہاں آغاز سے نظامِ مصطفیٰ کا نفاذ قائم ہوتا۔ افسوس! کہ ہم شاہین ہوتے ہوئے بھی شاہین نہ بن پائے، کیونکہ نفاذِ اسلام کی بجائے حکمرانوں نے جمہوریت اور ریاست کا نظریہ ہم پہ مسلط فرمایا، کیونکہ ہمارے حکمران نظامِ مصطفیٰ سے پردہ کرتے ہیں، انہیں نظامِ مصطفیٰ سے شرم آتی ہے۔

جمہوریت کی تاریخ دیکھئے، جمہوریت اور نظریہ ریاست نے لوگوں کو حق سرکار جبراً وقف کررکھا ہے۔ جمہوریت اور نظریہ ریاست میں عوام کے مفاد کو نہیں حکمرانوں کے مفاد کو دیکھا جاتا ہے۔ ریاست کے نام پر ہیروشیما اور ناگاساکی کے معصوم لوگ بے حسی کا شکار ہوئے۔ دور نہ جایئے کل ہی کی بات ہے، [illegible] مشرف نے دختر پاکستان عافیہ صدیقی کو ہی نہیں ہزاروں دختران ملت کو یاتو بیچا یا تہ تیغ کردیا۔ ریاست کی خاطر اس بدکار جنرل نے لال مسجد، جامع حفصہ اور قرآن پاک کے ساتھ کفار سے بھی بڑھ کر بدترین سلوک کیا۔

ریاست اور حکمرانوں کے مفاد کے لئے وزیرستان، سوات، ہنگو، میر علی بنوں، کوئٹہ اور کوہلو بندوق کی گھن گرج اور بموں کی بارش سے لاشیں گرتی رہیں، یہ ریاست کی ضرورت تھی۔

ریاست نے قومی مجرم کو باعزت رہائی دی اور اسے نکال دیا گیا تا کہ سلامت رہو، موجودہ جمہوری حکومت بھی مجرم کے نقوش پا پر قدم رکھ کر برآمد ہی گئی۔

ایک مرتبہ رمضان کے مہینے میں مرزا غالب مرحوم نے پان منگوا کر کھایا۔ مرزا اصغر علی مرحوم بھی موجود تھے، انہوں نے متعجب ہوکر پوچھا: قبلہ! آپ روزہ نہیں رکھتے؟ مرزا غالب مسکرا کر بولے:

''کیا کروں! شیطان غالب ہے''

ہندوستان کے ممتاز مزاح نگار فکر تونسوی اپنی مزاحیہ کتاب ''پیاز کے چھلکے'' میں لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے حکمرانوں پہ شیطان سوار ہے، ان کے ناؤنس اور دلالوں پر چھوٹے شیطان سوار ہیں۔''

چونکہ وہ اہل زبان ہیں، اردو ان کی مادری زبان ہے۔ شاید شیطان کا سوار ہونا ان کے نزدیک صحیح ہو۔ اگر پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ نافذ ہوتا تو باؤلے کتے ہم پر یوں حملے نہ کرتے، جس طرح آج کل کررہے ہیں۔

فی الحقیقت قوم ہو یا فرد، جو جس قدر زیادہ متمدن، ترقی یافتہ اور بظاہر [illegible] نظر آتا ہے۔ وہ اسی قدر انسانی اوصاف سے خالی اور اپنے ہم جنسوں کے لئے کتوں سے زیادہ خطرناک، وحشی اور درندہ ثابت ہورہا ہے۔ ان کے کرتوت، پالیسی اور اعمال دیکھو، تو آپ حیران ہوجائیں گے کہ جنگلی چیتے اور خونخوار درندے اچھی پوشاکیں پہن کر جمہوریت یا ریاست کی آڑ میں حکومت کی گدیوں پر قابض ہوگئے ہیں۔ ہم نے جمہوریت اور ریاست کے لئے امریکا کے لئے کیا کچھ نہ کیا، مگر امریکا جراثیم پھیلا رہا ہے، چونکہ ہم نے نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے علاوہ نظریہ پاکستان کے دشمنوں کو اپنا مجازی خدا بنائے رکھا ہے۔ اس لئے ہمارے مستقبل کا فیصلہ پارسی کالم نگار اردشیر کاؤس جی کریں گے۔ اگر پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ نافذ ہوتا تو ہم ۶۴ سال سے کافروں کے مالی، اقتصادی، معاشی، سیاسی اور ذہنی غلام نہ ہوتے۔ اس ذہنی غلامی نے ہمیں کلمہ طیبہ کی توہین کا ارادی مجرم، منکرین احادیث، قاتلان عاشقان رسول، توہین رسالت کے مجرم اور اس سے یکسر غافل، ذلیل وخوار، بزدل بے راہ رو، شرم وحیاء سے عاری، چور، کرپٹ، قاتل، خونی، درندے، شیزان کے رسیا OCS کو تقویت دینے والے شعائر اسلامی سے لاتعلق بنادیا۔

ہم عقاب ہوتے ہوئے چوزوں کے ساتھ پلے بڑھے اور عقاب ہوکر بھی عقاب کو دیکھ کر حسرت سے کہتے ہیں: ''کاش! ہم بھی عقاب ہوتے۔''

۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس، ٹنڈو آدم

ٹنڈو آدم (نامہ نگار) ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادیں گے، اس مسئلہ پر کوئی سودے بازی قبول نہیں کریں گے، قادیانیوں کے حامی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہوسکتے، قادیانیوں کو پاک فوج سے نکالا جائے، توہین رسالت کی معافی نہیں، اسلام میں اس کی سزا قتل ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا عبدالمجید لدھیانوی، صوبائی امیر علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عبدالغفور قاسمی، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ودیگر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام ۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگادیں گے، مسئلہ پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جاسکتا، اکابرین جو امانت میرے کاندھوں پر رکھ گئے اسے احسن طریقے سے نبھایا جائے گا، انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں، یہ کبھی پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہوسکتے، حکومت ان کی سرپرستی ترک کرکے ملک کو بچانے کی فکر کرے، قادیانیوں کو تمام ملک کے کلیدی عہدوں سے ہٹا کر مسلم عوام کو ان عہدوں پر بٹھایا جائے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالغفور قاسمی، ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا یحییٰ لدھیانوی نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ بیرون ملک خود کو مظلوم ظاہر کرکے مراعات حاصل کرتے ہیں، حالانکہ یہ لوگ مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ جماعت اسلامی سندھ کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل عبدالوحید قریشی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی ہمارے ملک پر قابض ہونا چاہتے ہیں لیکن جب تک رسول اللہ کا ایک امتی بھی زندہ ہے کبھی ان کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارا متحدہ پلیٹ فارم ہے اس پر ہم سب کو ایک ہیں، جماعت علماء اسلام کے صوبائی جنرل سیکریٹری ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا تاج محمد نا ہیوں، مفتی حبیب اللہ پٹھان، مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی، مولانا عبدالغفور ربانی، عبدالعزیز غوری، مولانا دوست محمد فاروق نے اپنے خطاب میں بین الاقوامی لابیوں اور نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں اور این جی اوز کی جانب سے توہین رسالت قانون ختم کرانے کے مطالبہ کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کو ختم کرنے کے لئے جو ہاتھ اٹھیں گے انہیں توڑ دیا جائے گا، ہر اس حکومت کو، سیاسی جماعتوں کو مسلمان ووٹ نہیں دیں گے جو قادیانیوں کی حمایت کرے یا ان کی سرپرستی کرے گی، انہوں نے ایک سابق ٹیم کے رہنما کی جانب سے غیر مسلم اقلیت کو صدر اور وزیر اعظم بنائے جانے کے مطالبہ پر کہا کہ کوئی غیر مسلم پاکستان کا صدر یا وزیر اعظم نہیں ہوسکتا، جو لوگ اقلیتوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں انہیں اصل فکر قادیانیوں کی ہی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسلام دشمن قادیانی حامی تنظیموں، این جی اوز اور انسانی حقوق کی تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔ علماء کرام نے گمراہ امیر بیس پر قرآن مجید شہید کئے جانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس جرم میں ان اسلامی حکمرانوں کو بھی ملوث قرار دیا جو امریکا کو افغانستان میں لانے کا سبب بنے، کانفرنس میں حافظ محمد اعظم جہانگیری، مفتی محمد اعلیٰ اللہ بلوچ، مولانا راشد حبیب، مفتی عرفان، مولانا منظور کمبوہ، مولانا حبیب الرحمٰن سعید، قاری حماد اللہ عبیدی، مولانا محمود الحسین اللہ ہز، مفتی محمد یعقوب گمسی بلی عابد الغاری، مولانا عبدالقدیر حقانی، مولانا عبدالجبار عباسی، مولانا عبداللہ بروہی ودیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

کانفرنس کی جھلکیاں

☆ کانفرنس میں سندھ بھر سے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

☆ مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ دل کی تکلیف کے باوجود کانفرنس کی صدارت اور علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ کانفرنس کی نگرانی فرماتے رہے۔

☆ کانفرنس میں شبان ختم نبوت کے جوانوں نے سیکورٹی کے فرائض بہت احسن طریقے سے انجام دیئے۔

☆ کانفرنس بعد نماز عشاء شروع ہوکر رات ۲ بجے تک جاری رہی۔

☆ کانفرنس میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض علامہ محمد راشد مدنی اور مفتی محمد طاہر کی احسن طریقے سے سرانجام دیتے رہے۔

☆ امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی کے اسٹیج پر پہنچنے کے ساتھ پرتپاک نعروں کے ساتھ مجمع نے کھڑے ہوکر استقبال کیا۔

☆ جلسہ گاہ میں مختلف رنگارنگ بینرز لگائے گئے تھے، جس میں تین چیزوں سے ہمیشہ بچیں: "شیطان، شیزان، قادیان"، قادیانیوں کے حامی سب حرامی، قادیانیوں کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کے نعرے درج تھے۔

☆ کانفرنس کی کوریج میں ہر سال کی طرح روزنامہ اسلام نے بہت نمایاں کردار ادا کیا، جس پر علامہ محمد راشد مدنی نے جلسہ میں ان کا بے حد شکریہ ادا کیا۔

کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں

☆ قادیانی ٹی وی چینلز مسلم ٹی وی ون، مسلم ٹی وی ٹو پر پابندی عائد کی جائے، جہاں سے وہ خود کو مسلمان ظاہر کرکے اپنے کفر کی تبلیغ میں شب و روز کوشاں ہیں۔

☆ یہ اجتماع چیف جسٹس آف پاکستان جناب افتخار چوہدری صاحب سے بھرپور مطالبہ کرتا ہے کہ ماتحت عدالتوں اور ہائی کورٹس میں ۳۰،۳۰ سال سے التواء کا شکار توہین رسالت، توہین قرآن، امتناع قادیانیت لاء کے تحت مقدمات سمیت دیگر مقدمات کو اپنے سوموٹو اختیارات استعمال کرتے ہوئے فوری طور پر نمٹانے کے احکامات جاری کریں۔

☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ نومسلمہ فریال کو ان کے شوہر نوید شاہ کے حوالے کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع حال ہی میں ایک لسانی و سیاسی تنظیم کے رہنما کی جانب سے پاکستانی آئین سے لفظ اقلیت ختم کئے جانے اور اقلیتوں کو صدر اور وزیر اعظم بنائے جانے کے مطالبے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور یہ اجتماع کسی سیاسی تنظیم کی جانب سے ہر ایسے اقدام کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے کھلی مزاحمت کا اعلان کرتا ہے جس اقدام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، اللہ تعالیٰ کے گستاخ قادیانیوں کو فائدہ ہو اور کسی صورت میں نہ آئین سے لفظ اقلیت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کا غیر مسلم ہونا برداشت کریں گے۔

☆ کانفرنس کا اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جناب نگر کی سابقہ حیثیت یعنی سب تحصیل کے درجے کو سرکاری کاغذات میں فوری طور پر بحال کیا جائے تاکہ چناب نگر میں قادیانی عدالتوں کی بجائے سرکاری عدالتیں آزادانہ فیصلے کرسکیں۔ نیز چناب نگر کی آبادی کے مسلمانوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

تین روزہ ردِ قادیانیت کورس، سکھر

سکھر (عبداللطیف اشرفی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا قاضی احسان احمد تین روزہ دورے پر یکم مارچ کو بعد نماز عشاء سکھر تشریف لائے۔

۲؍مارچ کو سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصری معیت میں قنبر علی خان تشریف لے گئے، راستے میں محبوب گوٹھ کے قدیم قبرستان میں حضرات صحابہ کرامؓ کے مزارات پر حاضری دی، بعد ازاں قنبر علی خان کی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ دیا بعد نماز عشاء گھنٹہ گھر چوک سکھر میں جمعیت علماء اسلام کے زیر انتظام آئین شریعت کانفرنس سے تفصیلی خطاب کیا، جس میں حضرت نے کہا کہ پاکستان میں جمعیت علماء اسلام کے پہلے امیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ تھے جنہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے لئے مظاہرے کئے اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حضرت لاہوریؒ اور ان کے مریدین نے بے شمار قربانیاں دیں۔

۳؍مارچ بروز ہفتہ سے سکھر میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت ورد قادیانیت کورس مندرجہ ذیل مقامات پر رکھا گیا: جامعہ اشاعت القرآن والحدیث ہری مسجد نواں گوٹھ للبنات، جامعہ فاطمۃ الزہرا عثمانیہ مسجد للبنین وللبنات، مکی مسجد نزد محمد بن قاسم پارک سکھر جو مدارس عربیہ، اسکول، کالج اور عام شہری حضرات کے لئے تھا۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا قاری خلیل احمد نے کورس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے جماعت کا تعارف کرایا اور افتتاحی دعا فرمائی۔ مولانا محمد حسین ناصر نے شرکاء کورس کو قادیانیت سے متعلق لیکچر دیا اور پوائنٹ نوٹ کرائے۔ اس کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے ختم نبوت کے حوالے سے تفصیلی اور موثر انداز میں درس دیا۔

بعد نماز عصر شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا تفصیلی درس مغرب تک ہوا، جس میں طلبا کی ساتھ علماء کرام نے بھی استفادہ کیا۔ کورس کے آغاز میں تمام شرکاء کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کی جانب سے کاغذ اور قلم تقسیم کئے گئے۔

اس کورس میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے حیات مسیحؑ اور ظہور مہدی علیہ الرضوان پر مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر اور مولانا محمد حسین ناصر نے کذب مرزا یعنی مرزا قادیانی کے جھوٹ پر گفتگو کی اور شرکاء نے تمام معلمین کے دروس بڑی ہی یکجہتی سے سنے اور پوائنٹ نوٹ کئے۔

آخری روز مکی مسجد میں بعد نماز ظہر تا عصر شرکاء کے مابین موضوع کی مناسبت سے تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا، جس میں مدارس، اسکولز کے طلبا اور شہری حضرات نے حصہ لیا اور چودہ مقررین میں سے چار نے امتیازی پوزیشن حاصل کی اور جماعت کی طرف سے کتابوں کے انعام کے مستحق قرار پائے اور منصفین کے فرائض مولانا مفتی قمر الدین ملانو مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ اور مولانا مفتی نجم الدین دارالافتاء جامعہ ادارۃ القرآن نے سرانجام دیئے۔ اس طرح یہ تین روزہ کورس مکمل ہوا۔

کورس کے دنوں میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا قاضی احسان احمد کے بعد نماز عشاء مختلف مساجد میں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر بیانات بھی ہوتے رہے۔ ۳؍مارچ اولیاء مسجد پرانا سکھر، ۴؍مارچ ڈسٹرکٹ جیل والی مسجد اور اقصیٰ مسجد نواں گوٹھ اور ۵؍مارچ الفاروق مسجد بیراج روڈ میں بیانات ہوئے۔

مجلس سکھر کی انتظامیہ ان تمام حضرات کی ممنون ہے جنہوں نے ان پروگراموں میں تعاون کیا۔ خصوصاً مولانا قاری محمد حنیف ہری مسجد، مولانا نذیر احمد عثمانیہ مسجد، حاجی فیروز الدین و مولانا عبدالرحیم مکی مسجد، مفتی محمد یاسین اقصیٰ مسجد، مولانا عطاء اللہ اولیاء مسجد جن کے تعاون اور اجازت کے ساتھ یہ پروگرام طے پائے۔ ان پروگرامز کو کامیاب کرنے کے لئے حافظ محمد معاویہ، حافظ عبدالحی، محمد مبشر حسین و دیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی۔

پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا، اقلیت تسلیم نہ کرنا آئین پاکستان کی توہین ہے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق، نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا و دیگر رہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے، اس لئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہ کرنا آئین پاکستان کی توہین کے مترادف ہے۔ انہوں نے سینیٹ کے ایک رکن سید طاہر حسین مشہدی کی طرف سے قادیانیوں کو "مسلمانوں سے اچھے" کہنے پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور دشمن کس طرح ایک عام مسلمان سے "اچھے" ہو سکتے ہیں؟ قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی شان میں گستاخیاں کیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسینؓ کے بارے میں زبان درازیاں کیں، تمام مسلمانوں کو کافر، جنگل کے سؤر، حرام زادے اور ان کی عورتوں کو کتیا کہا۔ اس کے باوجود قادیانیوں کو "مسلمانوں سے اچھے" قرار دینا سمجھ سے بالاتر ہے۔ شاید یہ محترم سینیٹر صاحب قادیانیوں کی اصلیت اور عزائم سے بے خبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر ذی شعور شخص جانتا ہے کہ بظاہر خوش اخلاق اور خیرخواہی کا ڈرامہ کرنے والا قادیانی، اسلام، مسلمانوں کے دشمن اور ملک و ملت کے غدار ہیں۔ علمائے کرام نے جناب مشہدی صاحب سے کہا کہ آپ کو مسلمانوں کے ووٹوں سے سینیٹ کی رکنیت ملی ہے اس لئے آپ مسلمانوں کے نمائندے بنیں، قادیانیوں کی طرف داری اور وکیل صفائی نہ بنیں، جنہوں نے آج تک آئین پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا۔

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹائے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوگا

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

سکھر ..... ۲؍ مارچ ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء، جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام گھنٹہ گھر چوک سکھر میں آئین شریعت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں انتظامیہ کی درخواست پر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۱۲ سو صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کرنا ہر مسلمان اپنا فرض سمجھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کا پہلا اجماع واتحاد بھی سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف ہوا تھا کہ جب سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تھا کہ: "ابوبکر یہ تو گوارہ کرلے گا کہ اس کے جسم کی بوٹیاں جانور نوچ لیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دعویٔ نبوت کرے، ابوبکرؓ اس کو گوارہ نہیں کرے گا۔" مولانا مدظلہ نے کہا کہ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی آئینی ترامیم کو ختم کرنے کے لئے یہود و نصاریٰ پاکستان کی حکومت پر دباؤ ڈالتے ہیں، لیکن مسلمان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے سب کچھ قربان کرسکتا ہے لیکن آپ کی ناموس پر سودے بازی نہیں ہونے دے گا۔ غازی ممتاز قادری کی ایک "ٹھاہ" نے بہت سارے لوگوں کے قبلے درست کردیئے، اگر حکومت ایسے بے لگام لوگوں کو لگام ڈال کر رکھے تو شاید ایسے واقعات پیش نہ آئیں۔ مولانا نے کہا کہ حکومت پاکستان میں تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹائے ورنہ ان کے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوگا، قادیانی پاکستان کے نہیں بلکہ امریکا، اسرائیل اور بھارت کے وفادار ہیں جو قادیانی بیوروکریسی اور اسٹیبلشمنٹ کی کرسیوں پر براجمان ہیں وہ ملکی سلامتی کے خلاف خطرناک کھیل کھیلنے میں مصروف ہیں۔ حکومت اس کا فی الفور نوٹس لے۔ مولانا نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا سہرا مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے سر جاتا ہے، پی پی حکومت اپنی یہ نیکی ضائع نہ کرے۔

egd. No. SS160
سلام زندہ باد
فرمائے یہ ھادی لانبی بعدی
تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد
تاریخی
عظیم الشان
ختمِ نبوۃ کانفرنس
گورنمنٹ
پائلٹ سیکنڈری
ہائی سکول
پھالیہ
بعد نماز مغرب
عنوانات
توحیدِ باری تعالیٰ
تحفظِ ناموسِ رسالت
عقیدۂ ختمِ نبوۃ
عظمتِ صحابہ و اہلِ بیت
حیاتِ عیسیٰ
اصلاحِ معاشرہ
حکیم العصر محدث دوراں
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس
شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی
دامت برکاتہم
حضرت
مولانا
صاحبزادہ
خواجہ عزیز احمد صاحب
ولی ابن ولی
مدظلہ
شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا محمد رمضان صاحب
سرگودھا
بتاریخ
14
اپریل
2012
بروز
ہفتہ
ملک کے جید علماء مشائخ عظام اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ شمع ختمِ نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پھالیہ
رابطہ نمبرز
0300-8032577
0300-6347103
0300-4304277